قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (ال عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 09 مارچ 2022ء | 06 شعبان 1443 ہجری قمری | 09 امان 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 59

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ ﴿۴۵﴾ لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ ﴿۴۶﴾
ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ ﴿۴۷﴾ فَمَا مِنۡکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡہُ حٰجِزِیۡنَ ﴿۴۸﴾

(الحاقہ: 45-48)

ترجمہ: اور اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا، خواہ ایک ہی ہوتا۔ تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اور اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ سو اس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسولؐ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے دجال پیدا ہونگے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر 12453)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

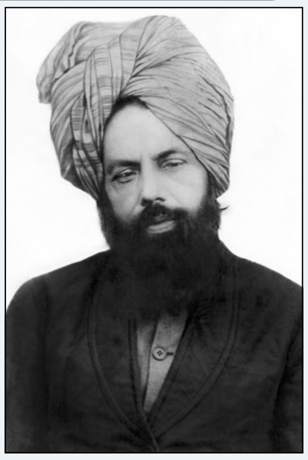

’’غرض ڈوئی بار بار لکھتا ہے کہ عنقریب یہ سب لوگ ہلاک ہوجائیں گے بجز اس گروہ کے جو یسوع کی خدائی مانتا ہے اور ڈوئی کی رسالت۔ اس صورت میں یورپ اور امریکہ کے تمام عیسائیوں کو چاہیے کہ بہت جلد ڈوئی کو مان لیں تا ہلاک نہ ہوجائیں۔ اور جبکہ انہوں نے ایک نامعقول امر کو مان لیا ہے یعنی یسوع مسیح کی خدائی کو تو چلو یہ دوسرا نامعقول امر بھی مان لو کہ اس خدا کا ڈوئی رسول ہے۔

رہے مسلمان۔ سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں بادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارنے کی کیا حاجت ہے؟ ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہوجائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ وہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سناویں۔ بلکہ ان میں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کردیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے‘‘

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 261)

’’میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے۔ لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا۔ اور اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 506)

ڈوئی کی موت پر آپؑ نے فرمایا:

’’اب ظاہر ہے کہ ایسا نشان (جو فتح عظیم کا موجب ہے) جو تمام دنیا ایشیا اور امریکہ اور یورپ اور ہندوستان کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہوسکتا ہے وہ یہی ڈوئی کے مرنے کا نشان ہے۔ کیونکہ اور نشان جو میری پیشگوئیوں سے ظاہر ہوئے ہیں وہ تو پنجاب اور ہندوستان تک ہی محدود تھے۔ اور امریکہ اور یورپ کے کسی شخص کو ان کے ظہور کی خبر نہ تھی، لیکن یہ نشان پنجاب سے بصورت پیشگوئی ظاہر ہوکر امریکہ میں جاکر ایسے شخص کے حق میں پورا ہوا جس کو امریکہ اور یورپ کا فرد فرد جانتا تھا۔ اور اس کے مرنے کے ساتھ ہی بذریعہ تاروں کے اس ملک کے انگریزی اخباروں کو خبر دی گئی۔۔۔۔ اس کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر آفت پڑی۔ اس کا خائن ہونا ثابت ہوا اور وہ شراب کو اپنی تعلیم میں حرام قرار دیتا تھا مگر اس کا شراب خوار ہونا ثابت ہوگیا۔ اور وہ اس اپنے آباد کردہ شہر صیحون سے بڑی حسرت کے ساتھ نکالا گیا۔۔۔ اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے دشمن ہوگئے اور اس کے باپ نے اشتہار دیا کہ وہ ولد الزنا ہے۔۔۔ اس پر فالج گرا اور ایک تختہ کی طرح چند آدمی اس کو اٹھا کر لے جاتے رہے اور پھر بہت غموں کے باعث پاگل ہوگیا‘‘

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 511)

فرمان خلیفہ وقت

پھر جان الیگزینڈر ڈوئی کی ہلاکت کی خبر۔ جیسا کہ اس بارہ میں جماعت کے لٹریچر میں کافی آ گیا ہے۔ یہ شخص آسٹریلیا سے آکر امریکا میں آباد ہو گیا تھا اس نے ایک شہر صیحون بسایا۔ 1901ء میں اس نے دعوی کیا کہ وہ مسیح کی آمد ثانی کے لیے بطور ایلیا کے مبعوث ہوا ہے۔ 1902ء میں اس نے شائع کیا کہ اگر مسلمان مسیحیت کو قبول نہیں کرینگے تو وہ ہلاک کردئے جائیں گے۔ پھر اگست 1902ء کو اس نے لکھا کہ انسانیت پر سخت بد نما دھبے (نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ اسلام) کو صیحون ہلاک کردے گا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1903ء میں ایک اشتہار دیا جس کا عنوان تھا ’’ڈوئی اور پگٹ کے متعلق پیش گوئیاں‘‘ اور اس میں لکھا: ’’امریکہ کے لئے خدا نے مجھے یہ نشان دیا ہے کہ اگر ڈوئی میرے ساتھ مباہلہ کرے۔ اور میرے مقابل پرخواہ صراحتاً یا اشارۃً آجائے تو وہ میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا‘‘ اس کے جواب میں ڈوئی نے کہا کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان کیڑوں مکوڑوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں اپنا پاؤں ان پر رکھ دوں تو ایک دم میں ان کو کچل سکتا ہوں۔

آخر وہ خدا کے غضب کا نشانہ بنا۔ اس پر فالج کا حملہ ہوا۔ اس کی بیوی بچوں نے اس کے کیریکٹر کے متعلق گواہیاں دیں۔ جس سے اس کے مرید بدظن ہوگئے اور 8 مارچ 1907ء کو ڈوئی انتہائی حسرت کے ساتھ مرگیا۔ اس کے مرنے کے بعد امریکہ کے متعدد اخبارات نے لکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جیت گیا اور ڈوئی ہار گیا۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 35 بحوالہ الاسلام)

اس شمارہ میں

- سفر زندگی (منظوم)
- احکام خداوندی
- ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک و شہر
- اسلام کی فتح عظیم

دربارِ خلافت

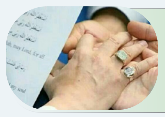

مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے اور یہ اُسوہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا۔ اب دیکھیں ہمارے مخالفین کا یہ اُسوہ ہے کہ وہ تو رحمت لے کر آئے تھے اور یہ لوگ کلمہ گوؤں کو بھی اذیتیں پہنچانے والے ہیں۔ پھر آپؐ کے فیض اور نبوت کی وسعت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’موسیٰ اور عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ایک ہی ہے۔ تین خدا نہیں ہیں۔ مگر مختلف تجلّیات کی رُو سے اُسی ایک خدا میں تین شانیں ظاہر ہوگئیں۔ چونکہ موسیٰ کی ہمّت صرف بنی اسرائیل اور فرعون تک ہی محدود تھی اِس لئے موسیٰ پر تجلّی قدرتِ الٰہی اُسی حد تک محدود رہی۔ اور اگر موسیٰ کی نظر اُس زمانہ اور آئندہ زمانوں کے تمام بنی آدم پر ہوتی تو توریت کی تعلیم بھی ایسی محدود اور ناقص نہ ہوتی جو اَب ہے۔

ایسا ہی حضرت عیسیٰ کی ہمّت صرف یہود کے چند فرقوں تک محدود تھی جو اُن کی نظر کے سامنے تھے اور دُوسری قوموں اور آئندہ زمانہ کے ساتھ اُن کی ہمدردی کا کچھ تعلق نہ تھا۔ اس لئے قدرت الٰہی کی تجلّی بھی اُن کے مذہب میں اُسی حد تک محدود رہی جس قدر اُن کی ہمّت تھی۔ اور آئندہ الہام اور وحی الٰہی پر مُہر لگ گئی۔ اور چونکہ انجیل کی تعلیم بھی صرف یہود کی عملی اور اخلاقی خرابیوں کی اصلاح کے لئے تھی، تمام دُنیا کے مفاسد پر نظر نہ تھی اس لئے انجیل بھی عام اصلاح سے قاصر ہے۔ بلکہ وہ صرف ان یہودیوں کی موجودہ بد اخلاقی کی اصلاح کرتی ہے جو نظر کے سامنے تھے۔ اور جو دُوسرے ممالک کے رہنے والے یا آئندہ زمانہ کے لوگ ہیں اُن کے حالات سے انجیل کو کچھ سروکار نہیں۔ اور اگر انجیل کو تمام فرقوں اور مختلف طبائع کی اصلاح مدّنظر ہوتی تو اس کی یہ تعلیم نہ ہوتی جو اَب موجود ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ ایک طرف تو انجیل کی تعلیم ہی ناقص تھی اور دُوسری طرف خود ایجاد غلطیوں نے بڑا نقصان پہنچایا جو ایک عاجز انسان کو خواہ نخواہ خدا بنایا گیا اور کفّارہ کا مَن گھڑت مسئلہ پیش کر کے عملی اصلاحوں کی کوششوں کا یکلخت دروازہ بند کر دیا گیا۔

اب عیسائی قوم دوگونہ بدقسمتی میں مبتلا ہے۔ ایک تو اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی اور الہام مدد نہیں مل سکتی کیونکہ الہام پر جو مُہر لگ گئی۔ اور دُوسری یہ کہ وہ عملی طور پر آگے قدم نہیں بڑھا سکتی کیونکہ کفّارہ نے مجاہدات اور سعی اور کوشش سے روک دیا۔ مگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اُس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غم خواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان‘‘ (زمانے کے لحاظ سے بھی، جگہ کے لحاظ سے بھی) ’’اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی۔ اس لئے قدرت کی تجلّیات کا پُورا اور کامل حصّہ اُس کو ملا اور وُہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اُس سے کوئی رُوحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتَم ہے بجز اُس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی اُمّت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اُس کے کوئی نبی صاحبِ خاتَم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مُہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے اُمّتی ہونا لازمی ہے۔ اور اُس کی ہمّت اور ہمدردی نے اُمّت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور اُن پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختمِ رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیضِ وحی آپؐ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص اُمّتی نہ ہو اُس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے اِن معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہٰذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا اُمّتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل مُلہَم ہوسکتا ہے کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ مگر ظلّی نبوّت جس کے معنی ہیں کہ محض فیضِ محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دُنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمّت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطباتِ الٰہیہ کے دروازے کُھلے رہیں اور معرفتِ الٰہیہ جو مدارِ نجات ہے مفقود نہ ہو جائے۔ کسی حدیث صحیح سے اِس بات کا پتہ نہیں ملے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے جو اُمّتی نہیں یعنی آپؐ کی پیروی سے فیض یاب نہیں‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 28 تا 30)

یہ حوالہ حقیقۃ الوحی کا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور تربیت کی وجہ سے صحابہ کرام کے مقام کی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے دلوں میں وہ جوشِ عشقِ الٰہی پیدا ہوا اور توجہ قدسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تاثیر اُن کے دلوں میں ظاہر ہوئی کہ انہوں نے خدا کی راہ میں بھیڑوں اور بکریوں کی طرح سر کٹائے۔ کیا کوئی پہلی اُمّت میں ہمیں دکھا سکتا ہے یا نشان دے سکتا ہے کہ انہوں نے بھی صدق اور صفا دکھلایا‘‘

(خطبہ جمعہ یکم فروری 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

سفرِ زندگی

(اسکاٹ لینڈ جانے کے لئے ہیتھرو۔ لندن کے مطار پر جہاز کا انتظار کرتے ہوئے چند اشعار موزوں ہوئے۔ بقیہ اشعار جہاز میں سفر کے دوران لکھے گئے۔ راشد)

پھیلا ہے سامنے مرے لندن کا مستقر
اترا ہے اک جہاز تو اک مائل سفر

ہے آنے جانے والوں کی اک بھیڑ، اور بہت
ہیں محو انتظار عزیزان منتظر

ہر روز ہے رواں دواں خلق خدا یہاں
ہے دیکھتی یہ سلسلہ ہر شام، ہر سحر

بیٹھا ہوا مطار پر میں سوچتا رہا
اسباق اس نظارے میں کتنے ہیں مستتر

دنیا میں جو بھی آیا، وہ جائے گا ایک دن
اور جو سفر عدم کا ہے اس سے نہیں مفر

پروانہ ہر بشر کو ملا زندگی کا ہے
منزل قریب اس کی ہے، آئے نہ گو نظر

راہ حیات میں ہیں نشیب و فراز بھی
کتنے ہی موڑ آتے ہیں اس رہ میں پُر خطر

کب آئے گی ندا، یہ نہیں جانتا کوئی
ہو گی کہاں پہ شام، کسی کو نہیں خبر

یہ زندگی سفر ہے، سفر زندگی کا نام
خوش بخت ہے وہی کہ جو لوٹے گا با ظفر

ہر لمحۂ حیات ہے اس بات کا نقیب
طول امل کو چھوڑو کہ ہے وقت مختصر

محدود زندگی کا ہے ہر لمحہ مثلِ زر
ضائع نہ ہو دقیقہ کوئی، یوں کرو بسر

منزل کا کچھ پتہ نہیں، سورج ہے ڈھل رہا
ہمت کرو بلند تو قدموں کو تیز تر

راشد ہجوم خلق پہ ڈالو ذرا نظر
دنیا مسافران عدم کا ہے مستقر

عطاء المجیب راشد۔ لندن

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط 33

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

ذوی القربٰی (حصہ 1)

احسان سے آگے بڑھو اور ترقی کرکے ایسی نیکی کرو کہ وہ ایتاء ذی القربٰی کے رنگ میں رنگی ہو یعنی جس طرح سے ایک ماں اپنے بچے سے محبت ایک طبعی اور فطری تقاضا پر مبنی ہے نہ کہ کسی طمع پر۔

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماں کے ساتھ حسن سلوک

• وَبَرًّا بِوَالِدَتِيْ ۫ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا

(مریم:33)

اور اپنی ماں سے حسن سلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے سخت گیر اور سخت دل نہیں بنایا۔

والدین پر ہونے والے انعامات کا ذکر

• اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

(المائدہ:111)

جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم! اپنے اوپر میری نعمت کو یاد کر اور اپنی والدہ پر، جب میں نے روح القدس سے تیری تائید کی۔

والدین کا شکر ادا کرنا

• وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ

(لقمان:15)

اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں تاکیدی نصیحت کی۔ اُس کی ماں نے اُسے کمزوری پر کمزوری میں اٹھائے رکھا۔ اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں (مکمل) ہوا۔ (اُسے ہم نے یہ تاکیدی نصیحت کی) کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔

والدین سے حسن سلوک

• وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا

(بنی اسرائیل:24)

اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔

• وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا

(بنی اسرائیل:25)

اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

(نوٹ: اس آیت میں والدین سے حسن سلوک کے درج ذیل احکام کا ذکر ہے)

1. والدین سے احسان کا سلوک کرو۔
2. اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں ہی بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو
3. اور انہیں مت ڈانٹو۔
4. انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کرو۔
5. رحم کے جذبے کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو۔
6. اور ان کے لئے دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ان دونوں پہ رحم فرما جس طرح کہ انہوں نے بچپن میں ہمیں پالا اور ہم پہ رحم کیا۔

والدین کے لئے خرچ کرنا

• يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ

(البقرہ:216)

وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں۔ تُو کہہ دے کہ تم (اپنے) مال میں سے جو کچھ بھی خرچ کرنا چاہو تو والدین کی خاطر کرو اور اقرباء کی خاطر اور یتیموں کی خاطر اور مسکینوں کی خاطر اور مسافروں کی خاطر۔ اور جو نیکی بھی تم کرو تو اللہ یقیناً اس کا خوب علم رکھتا ہے۔

والدین اگر شرک کریں تو انکی اطاعت نہ کرو

• وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

(لقمان:16)

اور اگر وہ دونوں (بھی) تجھ سے جھگڑا کریں کہ تُو میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اطاعت نہ کر۔ اور اُن دونوں کے ساتھ دنیا میں دستور کے مطابق رفاقت جاری رکھ اور اس کے رستے کی اتباع کر جو میری طرف جھکا۔ پھر میری طرف ہی تمہارا لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں اُس سے آگاہ کروں گا جو تم کرتے رہے ہو۔

والدین کی اطاعت میں حضرت اسماعیلؑ کا کردار

• فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ

(الصّٰفّٰت:103)

پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تُو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔

رحمی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک (صلہ رحمی)

• وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا

(الاحزاب:7)

اور جہاں تک رِحمی رشتے والوں کا تعلق ہے تو ان میں سے بعض اللہ کی کتاب میں (مندرج احکام کے مطابق) بعض پر اولیت رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے۔ سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں سے (بطور احسان) کوئی نیک سلوک کرو۔ یہ سب باتیں کتاب میں لکھی ہوئی موجود ہیں۔

• وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ

(الرعد:22)

اور وہ لوگ جو اُسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

سید عمار احمد

ارشادات حضرت مسیح موعودؑ بابت مختلف ممالک وشہر

قسط 23

ارشادات برائے بدر

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

• لکھا ہے کہ بدر کی لڑائی میں ایک شخص مسلمانوں کی طرف سے نکلا جو اکڑ اکڑ کر چلتا تھا اور صاف ظاہر ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو فرمایا کہ یہ وضع خداوند تعالیٰ کی نگاہ میں معیوب ہے مگر اس وقت محبوب ہے کیونکہ اس وقت اسلام کی شان اور شوکت کا اظہار اور فریق مخالف پر ایک رعب پیدا ہو پس ایسی بہت سی مثالیں اور نظیریں ملیں گی جن سے آخر کار جا کر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ بالکل صحیح ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 271-272 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

• انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ میں یہی رہا ہے کہ وہ پیشگوئیوں کے دیئے جانے پر بھی اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر سچا ایمان رکھ کر بھی دعاؤں کے سلسلہ کو ہرگز نہ چھوڑتے تھے۔ اس لیے کہ وہ خدا تعالیٰ کے غناءِ ذاتی پر بھی ایمان لاتے ہیں اور مانتے ہیں کہ خدا کی شان لَا یُدۡرَکُ ہے اور یہ سوءِ ادب ہے کہ دعا نہ کی جاوے۔ لکھا ہے کہ بدر کی لڑائی میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اضطراب سے دعا کر رہے تھے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ حضور اب دعا نہ کریں خدا تعالیٰ نے آپ کو فتح کا وعدہ دیا ہے، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں مصروف رہے۔

بعض نے اس پر تحریر کیا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہ تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت بہت بڑھی ہوئی تھی اور ہر کہ عارف تر باشد خائف تر باشد۔ وہ معرفت آپ کو اللہ تعالیٰ کے غناءِ ذاتی سے ڈراتی تھی۔ پس دعا کا سلسلہ ہرگز چھوڑنا نہیں چاہیے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 67 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

• خدا کا فضل ہے اسی طرح کے اشتہارات جو مخالفین کی طرف سے شائع ہوتے ہیں یہ خدا کی کارروائی میں مضر معلوم نہیں ہوتے کیونکہ جب تک تپش نہ ہو بارش نہیں ہوتی۔ ہم سب پر بدظنی نہیں کرتے انہیں میں سے لوگ نکلنے شروع ہو جاتے ہیں کئی خط اس طرح کے آتے ہیں کہ ہم اول مخالف تھے گالیاں دیتے تھے مگر اب ایک راہ چلتے سے ایک اشتہار دیکھ کر بیعت کرتے ہیں اس سے پیشتر بھی یہ کارروائیاں چپ چاپ نہیں ہوئیں۔ مکہ میں کیا ہوتا رہا خدا تعالیٰ تماشا دیکھتا ہے کیا کفار امن سے رہتے تھے وہ بھی ہمیشہ ہر وقت لڑائیوں اور فسادوں میں رہتے تھے ابوجہل ہی کو دیکھو کہ بدر کی جنگ میں مباہلہ بھی کر لیا اَللّٰھُمَّ مَنۡ کَانَ مِنَّا اَقۡطَعَ لِلرَّحِمِ وَاَفۡسَدَ فِی الۡاَرۡضِ فَاَحِنۡہُ الۡیَوۡمَ یعنی ہم دونوں میں سے جو زیادہ قطع رحم کرتا ہے اور زمین میں فساد ڈالتا ہے اس کو آج ہی ہلاک کر پھر اسی دن وہ قتل ہو گیا اس کو تو یہی خیال ہو گا کہ اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے فساد برپا کر دیا ہے بھائی بھائی سے جدا کر دیا ہے اور ہر روز کا فتنہ برپا ہے لوگ آرام میں اپنی زندگی بسر کر رہے تھے ناحق ان کو چھیڑ دیا ہے ان کا اسی بنا پر یہ خیال تھا کہ یہ ضرور مفسد ہے۔

ایک فتنہ لعنت ہوتا ہے اور ایک فتنہ رحمت ہوتا ہے کوئی نبی نہیں آیا جس نے فتنہ نہیں ڈالا ہمیشہ نوبت جدائی اور فساد کی پہنچتی رہی۔ پھر آخر انہی میں سے جو نیک تھے اللہ تعالیٰ ان کو لے آتا رہا۔ دنیا میں ہمارے اسی سلسلہ کے متعلق گھر گھر شور ہے بعض آدمی رافضیوں سے بڑھ گئے ہیں لعنت کی تسبیح رات دن پھیرتے ہیں اور انہی مخالفوں میں سے بعض ایسے نکلے ہیں کہ جان قربان کرنے کو تیار ہیں ہم تو اللہ تعالیٰ سے شرمندہ ہیں ہماری طرف سے کوشش ہی کیا ہوئی ہے آسمان پر ایک جوش ہے وہی کشاں کشاں لوگوں کو لا رہا ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 371-372 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

• یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ بعض مخالف اسلام بھی لمبی عمر حاصل کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ میرے نزدیک اس کا سبب یہ ہے کہ ان کا وجود بھی بعض رنگ میں مفید ہی ہوتا ہے۔ دیکھو ابوجہل بدر کی جنگ تک زندہ رہا۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر مخالف اعتراض نہ کرتے تو قرآن شریف کے تیس سپارے کہاں سے آتے۔ جس کے وجود کو اللہ تعالیٰ مفید سمجھتا ہے اسے مہلت دیتا ہے۔ ہمارے مخالف بھی جو زندہ ہیں اور مخالفت کرتے ہیں ان کے وجود سے بھی یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ خدا تعالیٰ قرآن شریف کے حقائق و معارف عطا کرتا ہے۔ اب اگر مہر علی شاہ اتنا شور نہ مچاتا تو نزول مسیح کیسے لکھا جاتا۔

اس طرح پر جو دوسرے مذاہب باقی ہیں ان کے بقاء کا بھی یہی

باعث ہے تا کہ اسلام کے اصولوں کی خوبی اور حسن ظاہر ہو۔ اب دیکھو کہ نیوگ اور کفارہ کے اعتقاد والے مذہب اگر موجود نہ ہوتے تو اسلام کی خوبیوں کا امتیاز کیسے ہوتا۔ غرض مخالف کا وجود اگر مفید ہو تو اللہ تعالیٰ اسے مہلت دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 107 ایڈیشن 2016ء)

ارشادات برائے احد

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

• عکرمہ کا حال تم نے سنا ہوگا۔ احد کی مصیبت کا بانی مبانی یہی تھا اور اس کا باپ ابوجہل تھا لیکن آخر اسے صحابہ کرامؓ کے نمونوں نے شرمندہ کر دیا۔ میرا مذہب یہ ہے کہ خوارق نے ایسا اثر نہیں کیا جیسا کہ صحابہ کرامؓ کے پاک نمونوں اور تبدیلیوں نے لوگوں کو حیران کیا۔ لوگ حیران ہو گئے کہ ہمارا چچازاد کہاں سے کہاں پہنچا۔ آخر انہوں نے اپنے آپ کو دھوکہ خوردہ سمجھا۔ عکرمہ نے ایک وقت ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا اور دوسرے وقت لشکر کفار کو درہم برہم کیا۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ نے جو پاک نمونے دکھائے ہیں ہم آج فخر کے ساتھ ان کو دلائل اور آیات کے رنگ میں بیان کر سکتے ہیں۔ چنانچہ عکرمہ ہی کا نمونہ دیکھو کہ کفر کے دنوں میں کفر۔ عُجب وغیرہ خصائل بد اپنے اندر رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ بس چلے تو اسلام کو دنیا سے نابود کر دے مگر جب خدا تعالیٰ کے فضل نے اس کی دستگیری کی اور وہ مشرف باسلام ہوا تو ایسے اخلاق پیدا ہوئے کہ وہ عجب اور پندار نام تک کو باقی نہ رہا اور فروتنی اور انکسار پیدا ہوا کہ وہ انکسار حجۃ الاسلام ہو گیا اور صداقت اسلام کے لئے ایک دلیل ٹھہرا۔ ایک موقع پر کفار سے مقابلہ ہوا۔ عکرمہ لشکر اسلام کا سپہ سالار تھا۔ کفار نے بہت سخت مقابلہ کیا۔ یہاں تک کہ لشکر اسلام کی حالت قریب شکست کھانے کے ہوگئی۔ عکرمہ نے جب دیکھا تو گھوڑے سے اترا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کیوں اترتے ہیں۔ شاید ادھرادھر ہونے کا وقت ہو تو گھوڑا مدد دے۔ تو اس نے کہا۔ اس

وقت مجھے وہ زمانہ یاد آ گیا ہے جب میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرتا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ جان دے کر گناہوں کا کفارہ کروں۔ اب دیکھیے کہ کہاں سے کہاں تک حالت پہنچی کہ بار بار محامد سے یاد کیا گیا۔ یہ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی رضا ان لوگوں کے شامل حال ہوتی ہے جو اس کی رضا اپنے اندر جمع کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جا بجا ان لوگوں کو رضی اللہ عنہم کہا ہے۔ میری نصیحت یہ ہے کہ ہر شخص ان اخلاق کی پابندی کرے۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 128-129 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

• خدا تعالےٰ قادر ہے کہ جس شئے میں چاہے طاقت بھر دیوے۔ پس اپنے دیدار والی طاقت اس نے اپنی گفتار میں بھر دی ہے۔ انبیاء نے اسی گفتار پر ہی تو اپنی جانیں دے دی ہیں۔ کیا کوئی مجازی عاشق اس طرح کرسکتا ہے؟ اس گفتار کی وجہ سے کوئی نبی اس میدان میں قدم رکھ کر پھر پیچھے نہیں ہٹا اور نہ کوئی نبی کبھی بے وفا ہوا ہے۔ جنگ اُحد کے واقعہ کی نسبت لوگوں نے تاویلیں کی ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی اس وقت جلالی تجلی تھی اور سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو برداشت کی طاقت نہ تھی۔ اس لئے آپ وہاں ہی کھڑے رہے اور باقی اصحاب کا قدم اُکھڑ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جیسے اس صدق و صفا کی نظیر نہیں ملتی جو آپ کو خدا سے تھا ایسا ہی ان الٰہی تائیدات کی نظیر بھی کہیں نہیں ملتی جو آپ کے شامل حال ہیں۔ مثلاً آپ کی بعثت اور رخصت کا وقت ہی دیکھ لو۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 130-131 ایڈیشن 1984ء)

ارشادات برائے ارارٹ

• حضرت نوحؑ کی کشتی کا ذکر تھا۔ فرمایا:

’’بائبل اور سائنس کی آپس میں ایسی عداوت ہے جیسی کہ دو سوکنیں ہوتی ہیں۔ بائبل میں لکھا ہے کہ وہ طوفان ساری دنیا میں آیا اور کشتی تین سو ہاتھ لمبی اور پچاس ہاتھ چوڑی تھی۔ اور اس میں حضرت نوحؑ نے ہر قسم کے پاک جانوروں میں سے سات جوڑے اور ناپاک میں سے دو جوڑے ہر قسم کے کشتی میں چڑھائے حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اول تو اللہ تعالیٰ نے کسی قوم پر عذاب نازل نہیں کیا جب تک پہلے رسول کے ذریعہ سے اس کو تبلیغ نہ کی ہو اور حضرت نوحؑ کی تبلیغ ساری دنیا کی قوموں پر کہاں پہنچی تھی جو سب غرق ہو جاتے۔ دوم اتنی چھوٹی سی کشتی میں جو صرف 300ہاتھ لمبی اور 50 ہاتھ چوڑی ہو۔ ساری دنیا کے جانور بہائم، چرند، پرند سات سات جوڑے یا دو دو جوڑے کیونکر سما سکتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کتاب میں تحریف ہے اور اس میں بہت سی غلطیاں داخل ہوگئی ہیں۔ تعجب ہے کہ بعض سادہ لوح علماء اسلام نے بھی ان باتوں کو اپنی کتابوں میں درج کر لیا ہے مگر قرآن شریف ہی ان بے معنی باتوں سے پاک ہے۔ اس پر ایسے اعتراض وارد نہیں ہو سکتے۔ اس میں نہ تو کشتی کی لمبائی چوڑائی کا ذکر ہے اور نہ ساری دنیا پر طوفان آنے کا ذکر ہے بلکہ صرف الارض لیکن وہ زمین جس میں نوح نے تبلیغ کی صرف اس کا ذکر ہے۔ لفظ ارارات جس پر نوح کی کشتی ٹھہری اصل آرَی رِیْت ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ میں پہاڑ کی چوٹی کو دیکھتا ہوں۔ ریت پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے لفظ جُوْدِی رکھا ہے۔ جس کے معنے ہیں میرا جود و کرم یعنی وہ کشتی میرے جود و کرم پر ٹھہری۔‘‘

(ملفوظات جلد2 صفحہ 216-217 ایڈیشن 2016ء)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

• اسی طرح نوح علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا۔ جب نوح تبلیغ کرتے کرتے تھک گئے اور آخر انہوں نے دعا کی تو نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طوفان آیا جس نے شریروں کو ہلاک کر دیا اور اس طرح پر فیصلہ ہوگیا۔ آخر ان کی کشتی ایک پہاڑ پر جا ٹھہری جس کو اب ارارات کہتے ہیں۔ ارارات کی اصل یہ ہے۔ اَرَا رات یعنی میں پہاڑ کی چوٹی کو دیکھتا ہوں انہوں نے ایک پہاڑ کا سرا دیکھ کر کہا تھا اور اب اسی نام سے یہ مشہور ہوگیا اور بگڑ کر ارارات بن گیا۔ یہ زمانہ بھی نوح علیہ السلام کے زمانہ سے مشابہ ہے خدا تعالیٰ نے میرا نام بھی نوح رکھا ہے اور وہی الہام جو کشتی کا نوحؑ کو ہوا تھا یہاں بھی ہوا ہے۔ اسی طرح پر اب خدا تعالیٰ نے فیصلہ کرنا چاہا ہے اور حقیقت میں اگر ایسا نہ ہوتا تو ساری دنیا دہریہ ہو جاتی اقبال اور کثرت نے دنیا کو اندھا کر دیا ہے۔

البدر میں ہے:۔’’راٹ عبرانی زبان میں پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں اور آرَی بمعنی میں نے دیکھ لیا۔ نوح علیہ السلام نے جب چاروں

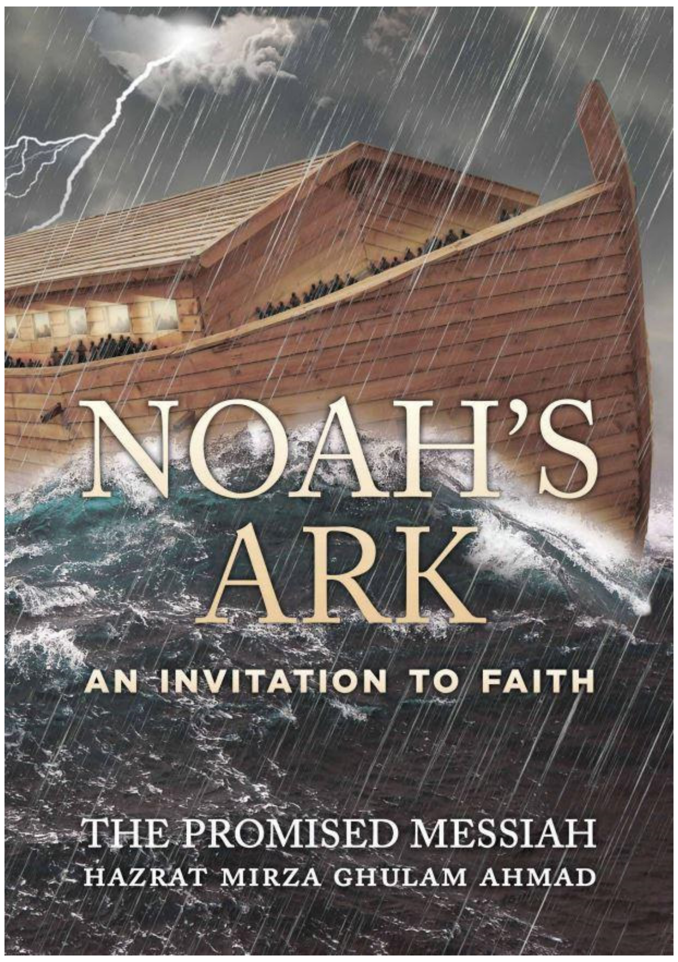

طرف نظر ماری اور پانی ہی پانی نظر آیا تو چونکہ پانی اتر چلا تھا اس لئے جودی پہاڑ کی چوٹی ان کو نظر آئی۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام ارارت پڑ گیا۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 324 ایڈیشن 1984ء)

ارشاد برائے فاران

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

• اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ واثقہ کی رو سے کہ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) اس زمانہ میں بھی آسمان سے ایک معلم آیا جو اٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ (الجمعۃ:4) کا مصداق اور موعود ہے۔ وہ وہی ہے جو تمہارے درمیان بول رہا ہے۔ میں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کی طرف عود کر کے کہتا ہوں کہ آپ نے اس زمانہ ہی کی بابت خبر دی تھی کہ لوگ قرآن کو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیا اترے گا۔ اب ہمارے مخالف، نہیں نہیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی قدر نہ کرنے والے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر دھیان نہ دینے والے خوب گلے مروڑ مروڑ کر یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ (آل عمران:56) اور فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ (المائدہ:118) قرآن میں عجیب لہجہ سے پڑھتے ہیں۔ لیکن سمجھتے نہیں اور افسوس تو یہ ہے کہ اگر کوئی ناصح مشفق بن کر سمجھانا چاہے تو سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔ نہ کریں۔ اتنا تو کریں کہ اس کی بات ہی ذرا سن لیں مگر کیوں سنیں؟ وہ گوش شنوا بھی رکھیں۔ صبر اور حسن ظن سے بھی کام لیں۔ اگر خدائے تعالیٰ فضل کے ساتھ زمین کی طرف توجہ نہ کرتا تو اسلام بھی اس زمانہ میں مثل دوسرے مذہبوں کے مردہ اور ایک قصہ کہانی سمجھا جاتا۔ کوئی مردہ مذہب کسی دوسرے کو زندگی نہیں دے سکتا لیکن اسلام اس وقت زندگی دینے کو تیار ہے لیکن چونکہ یہ سنت اللہ ہے کہ کوئی کام خدا تعالیٰ بغیر اسباب کے نہیں کرتا۔ ہاں یہ امر جدا ہے کہ وہ اسباب ہم کو دکھائی دیں یا نہ لیکن اس میں کوئی کلام نہیں کہ اسباب ضرور ہوتے ہیں۔ اسی طرح آسمان سے انوار اترتے ہیں جو زمین پر پہنچ کر اسباب کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو تاریکی اور گمراہی میں مبتلا پایا اور ہر طرف سے ضلالت اور ظلمت کی گھنگھور گھٹا دنیا پر چھا گئی۔ اس وقت اس تاریکی کو دور کرنے اور ضلالت کو ہدایت اور سعادت سے تبدیل کرنے کے لئے ایک سراج منیر فاران کی چوٹیوں پر چمکا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ 82-83 ایڈیشن 2016ء)

(جاری ہے)

سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ امریکہ

اسلام کی فتح عظیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت مباہلہ میں ڈوئی کی ہلاکت

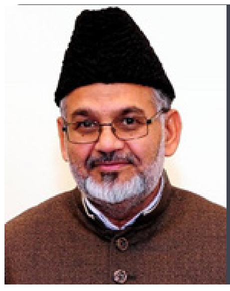

آج 09؍مارچ کی مناسبت سے ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کی پیشگوئی کے مطابق ہلاکت پر ایک خصوصی تحریر ہدیہ قارئین ہے۔

اس آخری زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے غلام صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی۔ بانیٔ جماعت احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا تا آپ پیاسی روحوں کے لئے آبِ بقا مہیا فرمائیں۔ اور جیسا کہ سنت اللہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو بھی آئے گا اسکے ساتھ دنیا ٹھٹھا کرے گی اس کی مخالفت کرے گی۔ لیکن انجام کار خدائی وعدہ کے مطابق کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیۡ۔ ترجمہ: خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ہی ہمیشہ غالب رہے ہیں۔ ان چند سطور میں خاکسار صداقت اسلام کو بیان کرنے کے لئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کا ایک نشان مباہلہ کا ذکر کرنے لگا ہے۔

یہ تو ظاہر ہی ہے جو بھی خدا کی طرف سے آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبولیت دعا کا بھی نشان عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ آپ کی قبولیت دعا اور صداقت اسلام اور اسلام کی فتح عظیم کے لئے یہ حیرت انگیز واقعہ جو دنیا کی نگاہ میں بہت عجیب تھا رونما ہوا میری مراد اس سے ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کو حضور علیہ السلام کی دعوت مباہلہ اور اس کے نتیجہ میں ڈوئی کی ہلاکت کے نشان کا بیان ہے۔

ڈاکٹر ڈوئی کون تھا؟

سب سے پہلے خاکسار ڈاکٹر ڈوئی کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہے۔ تاریخ احمدیت میں ڈاکٹر ڈوئی کے بارے میں لکھا ہے کہ:

سکاٹ لینڈ کا ایک شخص جان الیگزینڈر ڈوئی (1847ء-1907ء) تھا جو بچپن میں اپنے والدین کے ساتھ آسٹریلیا چلا گیا جہاں 1872ء کے قریب وہ ایک کامیاب مقرر اور پادری کی حیثیت سے پبلک کے سامنے آیا۔ کچھ عرصہ بعد اس نے یہ اعلان کیا کہ یسوع مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے بیماروں کو شفا دینے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ طاقت اس زمانہ میں اسے بھی عطا کی گئی ہے۔ 1888ء میں وہ امریکہ کی نئی دنیا میں اپنے خیالات پھیلانے کے لئے سان فرانسسکو آ گیا۔ سان فرانسکو کے قرب وجوار اور دوسری مغربی ریاستوں میں کامیاب جلسے کرنے کے بعد اس نے 1893ء میں شکاگو میں اپنی خاص سرگرمیاں شروع کر دیں ایک مکان کرایہ پر لیا جس کا نام ''زائن روم'' رکھا۔ ایک اور بلڈنگ میں ''زائن پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ ہاؤس'' کھولا۔ اور ایک اخبار ''لیوز آف ہیلنگ'' کے نام سے جاری کیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں امریکہ کے طول وعرض میں اسے بڑی شہرت حاصل ہوئی اور اس کے ماننے والوں میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا۔ ڈوئی نے یہ کامیابی دیکھ کر 22 فروری 1896ء کو ایک نئے فرقہ کی بنیاد رکھی اور اس کا نام ''کرسچن کیتھو لک چرچ'' رکھا۔ 1899ء یا 1900ء میں اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا اور اس فرقہ کو ''کرسچن کیتھو لک اپاسٹلک چرچ'' کا نام دے دیا۔

اپنی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لئے اس نے ایک صیحون نامی شہر کی بنیاد رکھی اور ظاہر کیا کہ مسیح اسی شہر میں نازل ہو گا۔ اس طریق سے اس کے مریدوں کی تعداد بھی بڑھ گئی اور مالی آمد میں یہاں تک اضافہ ہوا کہ سال کے شروع میں اسے دس لاکھ ڈالر اپنے مریدوں سے نئے سال کے تحفہ کے طور پر ملنے لگا اور وہ ملک میں شہزادوں کی طرح زندگی بسر کرنے لگا۔ انہی ترقیات کو دیکھ کر اس نے اپنے اخبار ''لیوز آف ہیلنگ'' میں لکھا۔ ''اگر یہ ترقی اس طرح جاری رہی تو ہم بیس 20 سال کے عرصے میں ساری دنیا کو فتح کر لیں گے''۔

ڈاکٹر ڈوئی اسلام کا بدترین دشمن

ڈوئی کی باتیں اور تقاریر، اسلام دشمنی سے بھرپور تھیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ جھوٹا اور مفتری خیال کرتا تھا۔ بلکہ اپنی خباثت اور گندی گالیوں سے اپنی تقاریر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتا تھا اور کہتا تھا کہ اسلام کو ضرور ہلاک ہونا چاہیئے۔

یہ باتیں وہ نہ صرف اپنی تقاریر میں بیان کرتا بلکہ اپنے اخبار میں بھی شائع کرتا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے حقیقۃ الوحی میں نشان 196 کے تحت لکھا آپ فرماتے ہیں:۔

واضح ہو کہ یہ شخص جس کا نام عنوان میں درج ہے۔ (ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی امریکہ کا جھوٹا نبی) اسلام کا سخت درجہ پر دشمن تھا اور

علاوہ اس کے اس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا اور حضرت سیّد النبیّین و اصدق الصادقین و خیر المرسلین و امام الطیّبین جناب تقدّس مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا۔ غرض بُغض دین متین کی وجہ سے اُس کے اندر سخت ناپاک خصلتیں موجود تھیں اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کا کچھ قدر نہیں ایسا ہی وہ توحیدِ اسلام کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اس کا استیصال چاہتا تھا۔ اور حضرت عیسیٰؑ کو خدا جانتا تھا اور تثلیث کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے اتنا جوش رکھتا تھا کہ میں نے باوجود اس کے کہ صدہا کتابیں پادریوں کی دیکھیں مگر ایسا جوش کسی میں نہ پایا چنانچہ اس کے اخبار لیوز آف ہیلنگ مؤرخہ 19؍دسمبر 1903ء اور 14؍فروری 1907ء میں یہ فقرے ہیں۔ ''میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آوے کہ اسلام دنیا سے نابود ہو جاوے اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا اسلام کو ہلاک کر دے''

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔''اور پھر اپنے پرچہ اخبار 12؍دسمبر 1903ء میں اپنے تئیں سچا رسول اور سچا نبی قرار دے کر کہتا ہے کہ ''اگر میں سچا نبی نہیں ہوں تو پھر رُوئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو خدا کا نبی ہو۔''

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس کے میرے دل کو دُکھ دینے والی ایک یہ بات تھی جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں کہ وہ نہایت درجہ پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور میں اس کا پرچہ اخبار لیوز آف ہیلنگ لیتا تھا اور اُس کی بدزبانی پر ہمیشہ مجھے اطلاع ملتی تھی۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 504-505)

حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج

جب ڈوئی اپنی شوخیوں اور بے باکیوں میں یہاں تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت کا ایک زبردست جوش پیدا کیا۔ چنانچہ حضورؑ نے ستمبر 1902ء

کو ایک مفصل اشتہار لکھا جس میں حضورؑ نے تثلیث پرستی پر تنقید کرنے اور اپنے دعویٰ مسیحیت کا تذکرہ کرنے کے بعد تحریر فرمایا۔

’’حال میں ملک امریکہ میں یسوع مسیح کا ایک رسول پیدا ہوا ہے جس کا نام ڈوئی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یسوع مسیح نے بحیثیت خدائی دنیا میں اس کو بھیجا ہے تا سب کو اس بات کی طرف کھینچے کہ بجز مسیح کے اور کوئی خدا نہیں ......اور بار بار اپنے اخبار میں لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائیں گے اور دنیا میں کوئی زندہ نہیں رہے گا بجز ان لوگوں کے جو مریمؑ کے بیٹے کو خدا سمجھ لیں اور ڈوئی کو اس مصنوعی خدا کا رسول قرار دیں۔‘‘

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارنے کی کیا حاجت ہے ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ وہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیش گوئی نہ سناویں بلکہ ان میں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کر دیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے کیونکہ ڈوئی یسوع مسیح کو خدا مانتا ہے مگر میں اس کو ایک بندہ عاجز مگر نبی مانتا ہوں۔ اب فیصلہ طلب یہ امر ہے کہ دونوں میں سے سچا کون ہے۔ چاہیئے کہ اس دعا کو چھاپ دے اور کم سے کم ہزار آدمی کی اس پر گواہی لکھے۔ اور جب وہ اخبار شائع ہو کر میرے پاس پہنچے گی تب میں بھی بجواب اس کے یہی دعا کروں گا اور ان شاء اللہ ہزار آدمی کی گواہی لکھ دوں گا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ڈوئی کے اس مقابلہ سے تمام عیسائیوں کے لئے حق کی شناخت کے لئے راہ نکل آئے گی۔ میں نے ایسی دعا کے لئے سبقت نہیں کی بلکہ ڈوئی نے کی۔ اس سبقت کو دیکھ کر غیور خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا۔ اور یاد رہے کہ میں اس ملک میں معمولی انسان نہیں ہوں میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ ڈوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود پچیس برس کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا اور میں بشارت دیتا ہوں کہ وہ مسیح پیدا ہو گیا اور وہ میں ہی ہوں۔ صدہا نشان زمین سے اور آسمان سے میرے لئے ظاہر ہو چکے۔ ایک لاکھ کے قریب میرے ساتھ جماعت ہے جو زور سے ترقی کر رہی ہے۔‘‘

پھر فرمایا: ’’اگر ڈوئی اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور درحقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہو جائے گا۔ کیا حاجت ہے کہ تمام ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے لیکن اگر اس نے نوٹس کا جواب نہ دیا یا اپنے لاف وگزاف کے مطابق دعا کر دی۔ اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا۔ مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھوں سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا کسی درندہ کے پھاڑنے سے ہو اور ہم اس جواب کے لئے ڈوئی کو تین ماہ تک مہلت دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سچوں کے ساتھ ہو۔ آمین۔‘‘

حضرت اقدسؑ نے یہ اشتہار براہ راست ڈوئی کو بھجوا دیا لیکن ڈوئی نے اس طریق فیصلہ کی طرف بھی ذرا توجہ نہ کی بلکہ حضور کو براہ راست اس کا جواب تک نہ دیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ اسلام کے خلاف پہلے سے زیادہ بدزبانی شروع کر دی۔ چنانچہ اپنے ستمبر 1902ء کے پرچہ میں لکھا کہ:۔

’’میرا کام یہ ہے کہ میں مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے لوگوں کو جمع کروں اور مسیحیوں کو اس شہر اور دوسرے شہروں میں آباد کروں یہاں تک کہ وہ دن آ جائے کہ مذہب محمدی دنیا سے مٹا دیا جائے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 242-243)

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مباہلہ کے چیلنج کو امریکہ کے اخبارات میں بھی شائع کرایا اور اس کی اشاعت وسیع پیمانے پر ہوئی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آپ کی دعوت مباہلہ کی دھوم امریکہ و یورپ ہر جگہ مچ گئی۔

حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقۃ الوحی صفحہ 505 تا 508 پر 32 اخبارات کا ذکر فرمایا ہے جن میں حضور علیہ السلام کی دعوت مباہلہ اور آپ کے چیلنج کا ذکر ہے نیز فرمایا کہ یہ اخبار صرف وہ ہیں جو ہم تک پہنچے ہیں۔ اس کثرت سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں اخباروں میں یہ ذکر ہوا ہوگا۔ چند اخبارات کے نام یہ ہیں۔

(1) شکاگو انٹر پریٹر 28 / جون 1903ء۔ عنوان کیا ڈوئی اِس مقابلہ میں نکلے گا؟ دونوں تصویریں پہلو بہ پہلو دے کر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کہتے ہیں ڈوئی مفتری ہے اور میں دعا کرنے والا ہوں کہ وہ اُسے میری زندگی میں نیست و نابود کر دے اور پھر کہتے ہیں کہ جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کا یہ طریق ہے کہ خدا سے دعا کی جاوے کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاوے۔

(2) ٹیلیگراف 5/ جولائی 1903ء۔ مرزا غلام احمد صاحب پنجاب سے ڈوئی کو چیلنج بھیجتے ہیں کہ اے وہ شخص جو مدعی نبوت ہے آ۔ اور میرے ساتھ مباہلہ کر۔ ہمارا مقابلہ دعا سے ہوگا اور ہم دونوں خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ ہم میں سے جو شخص کذّاب ہے وہ پہلے ہلاک ہو۔

(3) ارگونٹ سان فرانسسکو یکم دسمبر 1902ء۔ عنوان انگریزی اور عربی (یعنی عیسائیت اور اسلام) کا مقابلہ دعا۔ مرزا صاحب کے مضمون کا خلاصہ جو ڈوئی کو لکھا ہے یہ ہے کہ تم ایک جماعت کے لیڈر ہو اور میرے بھی بہت سے پیرو ہیں۔ پس اس بات کا فیصلہ کہ خدا کی طرف سے کون ہے ہم میں اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے خدا سے دعا کرے۔ اور جس کی دعا قبول ہو۔ وہ سچے خدا کی طرف سے سمجھا جاوے۔ دعا یہ ہوگی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اُسے پہلے ہلاک کرے۔ یقیناً یہ ایک معقول اور منصفانہ تجویز ہے۔

(4) نیویارک کمرشل ایڈورٹائزر 26/ اکتوبر 1903ء۔ اگر ڈوئی اشارتاً یا صراحتاً اس چیلنج کو منظور کرے گا تو بڑے دکھ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہوگا اور اگر وہ اس چیلنج کو قبول نہ کرے گا تو بھی اس کے صیحون پر سخت آفت آئے گی۔

(جو دوست تفصیل کے ساتھ پڑھنا چاہتے ہوں وہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتاب حقیقۃ الوحی میں سے تفصیل پڑھ سکتے ہیں۔)

ڈوئی کا چیلنج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوت مباہلہ میں یہ بھی لکھا تھا کہ اسلام سچا ہے اور عیسائی مذہب کا عقیدہ جھوٹا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وہی مسیح موعود ہوں جو آخری زمانے میں آنے والا تھا اور نبیوں کے نوشتوں میں اس کا وعدہ تھا۔ نیز حضور علیہ السلام نے یہ لکھا کہ ڈوئی اپنے دعویٰ رسول ہونے اور تثلیث کے عقیدہ میں جھوٹا ہے اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرے تو میری زندگی میں ہی بہت سی حسرت اور دکھ کے ساتھ مرے گا اور اگر مباہلہ بھی نہ کرے تب بھی وہ خدا کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔

چنانچہ اس کے جواب میں بد قسمت ڈوئی نے دسمبر 1903ء کے کسی پرچہ میں اور نیز 26 ستمبر 1903ء وغیرہ کے اپنے پرچوں میں اپنی طرف سے یہ چند سطریں انگریزی میں شائع کیں۔ جن کا ترجمہ ذیل میں ہے۔

’’ہندوستان میں ایک بے وقوف محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ مسیح یسوع کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا اور کہ تو کیوں اس شخص کا جواب نہیں دیتا مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔‘‘

یہ وہ متکبرانہ رویہ تھا جو ڈوئی نے دکھایا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

’’میں ہمیشہ اسبارہ میں خدا تعالیٰ سے دُعا کرتا تھا اور کاذب کی موت چاہتا تھا چنانچہ کئی دفعہ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ تو غالب ہوگا اور دشمن ہلاک کیا جائے گا اور پھر ڈوئی کے مرنے سے قریباً پندرہ 15 دن پہلے خدا تعالیٰ نے اپنی کلام کے ذریعہ مجھے میری فتح کی اطلاع بخشی جس کو میں اس رسالہ میں جس کا نام ہے ’’قادیان کے آریہ اور ہم‘‘ اس کے ٹائٹل پیج کے پہلے ورق کے دوسرے صفحہ میں ڈوئی کی موت سے قریباً دو ہفتہ پہلے شائع کر چکا ہوں اور وہ یہ ہے:۔

تازہ نشان کی پیشگوئی

خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی وہ تمام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا (یعنی ظہور اس کا صرف ہندوستان تک محدود نہیں ہوگا) اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے۔ کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کرے گا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اس کی طرف سے ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اُٹھاوے‘‘

(20/ فروری 1907ء)

مباہلہ کے نتیجہ میں ڈوئی کی ذلت آمیز اور عبرتناک موت اور ہلاکت حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی اور مباہلہ کا چیلنج۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ قادیان کی ایک چھوٹی سی بستی میں بیٹھ کر آپ نے امریکہ کے ڈوئی کو یہ چیلنج دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کی اشاعت کے سامان تمام دنیا خصوصاً امریکہ اور یورپ میں کر دیئے یہ بھی خدا ہی کا کام تھا۔ کوئی انسان ہرگز ایسا نہ کر سکتا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ نے سنا اور اس جھوٹے نبی کو ذلت آمیز اور عبرتناک سزا۔ اور اس کے سارے کاموں پر تباہی آئی۔ اس کی تفصیل تاریخ احمدیت یوں بیان کرتی ہے:۔

ڈوئی کی اخلاقی موت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئی کے مطابق ڈوئی کے خدائی قہر کی زد میں آنے کی اولین صورت خود اس کے ہاتھوں یہ پیدا ہوئی کہ اس کی پیدائش ناجائز نکلی اور وہ ولد الحرام ثابت ہوا۔ یہ حقیقت اخبار

’’نیویارک ورلڈ‘‘ کے ذریعہ سے منکشف ہوئی جس نے ڈوئی کے سات خطوط شائع کئے جو اس نے اپنے باپ ’’جان مرے ڈوئی‘‘ کو اپنی ناجائز ولدیت کے بارہ میں لکھے تھے۔ جب ملک میں اس امر کا چرچا ہونے لگا تو خود ’’ڈاکٹر جان الیگزینڈر ڈوئی‘‘ نے 25؍ستمبر 1904ء کو اعلان کیا کہ وہ چونکہ ڈوئی کا بیٹا نہیں اس لئے ’’ڈوئی‘‘ کا لفظ اس کے نام کے ساتھ ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔

فالج کا حملہ

اس اخلاقی موت کے ایک سال کے بعد یکم اکتوبر 1905ء کو اس پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ ابھی اس کے اثرات چل رہے تھے کہ 19؍دسمبر 1905ء کو اس پر دوبارہ فالج گرا اور وہ اس سخت بیماری سے لاچار ہو کر صیہون سے ایک جزیرہ کی طرف چلا گیا۔

مریدوں کی کھلم کھلا بغاوت

جوں ہی ڈوئی نے صیہون سے باہر قدم رکھا اس کے مریدوں کو تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ ایک نہایت ناپاک اور سیاہ کار انسان ہے۔ وہ مریدوں کو شراب بلکہ تمبا کو نوشی سے بھی روکتا تھا مگر خود گھر جا کر مزے سے شراب پیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے پرائیویٹ کمرہ سے شراب برآمد ہوئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کے تعلقات بعض کنواری لڑکیوں سے تھے۔ قریباً پچاسی لاکھ روپے کی اس کی خیانت بھی ثابت ہوئی کیوں کہ یہ روپیہ صیہون کے حساب میں کم تھا۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ اس نے صرف بطور تحائف صیہون کی خوبصورت عورتوں کو دے دیا تھا۔ ان الزامات سے ڈوئی اپنی بریت ثابت نہ کرسکا۔ اب نتیجہ یہ ہوا کہ اپریل 1906ء کو اس کی کیبنٹ کے نمائندوں کی طرف سے ڈوئی کو تار دیا گیا۔ کہ ہم تمہاری بجائے والوا کی قیادت کو تسلیم کرتے ہیں اور تمہاری منافقت، جھوٹ، غلط بیانیوں، فضول خرچیوں، مبالغہ آمیزیوں اور ظلم واستبداد کے خلاف زبردست احتجاج کرتے ہیں۔ اس تار میں اسے متنبہ کیا گیا کہ اگر اس نے نئے انتظام میں کوئی مداخلت کی تو اس کے تمام اندرونی رازوں کا پردہ چاک کر دیا جائے گا اور اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

موت

اس نے یہ کوشش کی کہ عدالتوں کے ذریعہ صیہون پر اور روپے پر قبضہ حاصل کرلے مگر اس میں بھی اسے ناکامی ہوئی۔ وہ صیہون کے شہر میں جہاں ہزاروں آدمی اس کے ادنیٰ اشارے پر چلتے تھے واپس آیا تو ایک بھی آدمی اس کے استقبال کے لئے موجود نہ تھا۔ اس نے چاہا کہ اپنے مریدوں کے سامنے اپیل کرکے ان کو پھر اپنا مطیع کرلے مگر چاروں طرف سے اس کے لئے مایوسی ہی مایوسی تھی۔ جسمانی طور پر اس کی حالت ایسی خراب ہوگئی کہ وہ خود اٹھ کر ایک قدم بھی نہ چل سکتا تھا بلکہ اس کے حبشی ملازم اسے ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے جارہے تھے۔ اسی حالت میں وہ دیوانہ ہوگیا اور بالآخر 9؍مارچ 1907ء کی صبح کو بڑے دکھ اور حسرت کے ساتھ دنیا سے کوچ کر گیا۔ اور خدا کے مقدس مسیح موعودؑ کے یہ الفاظ ’’کہ وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا‘‘۔ عبرتناک رنگ میں پورے ہوگئے۔

امریکہ اور یورپ کے پریس کا تبصرہ ڈوئی کی ہلاکت پر

ڈوئی کی ہلاکت کا نشان دنیا کی تاریخ میں ایک غیر معمولی نوعیت کا نشان تھا جس نے مغرب کی مادیت پرست دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور امریکہ اور یورپ کے بعض اخبارات کو تسلیم کرنا پڑا کہ محمدی مسیح کی پیشگوئی ایسی شان سے پوری ہوئی ہے جس پر وہ جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔

(1) چنانچہ ’’شکاگو ٹریبیون‘‘(10؍مارچ 1907ء) نے لکھا:

’’ڈوئی کل صبح 7بج کر 40منٹ پر شیلو ہاؤس میں مرگیا۔ اس وقت اس کے خاندان کا کوئی فرد بھی موجود نہ تھا۔‘‘

’’ڈوئی کے مرنے کے چند گھنٹے بعد ہی اس کی آراستہ وپیراستہ اقامت گاہ اور اس کے سارے سامان پر سرکاری ریسیور مسٹر جان ہارٹلے نے صیہون کے قرض خواہوں کے نام پر قبضہ کرلیا۔ جب ڈوئی کی نعش صندوق میں پڑی ہوئی تھی اس وقت سرکاری کسٹوڈین مکان کے احاطہ میں جائداد کی نگرانی کرتا رہا۔

یہ خود مصنوعی پیغمبر کسی اعزاز کے بغیر بالکل کس میرسی کے عالم میں مرگیا۔ اس وقت اس کے پاس نصف درجن سے بھی کم وفادار پیرو موجود تھے جن میں بانتخواہ ملازمین من جملہ ایک حبشی کے شامل تھے۔ اس کے بستر موت پر کوئی قریبی عزیز نہ آیا۔ اس کی بیوی اور لڑکا جیمبل مشی گن کے دوسری طرف والے مکان بین مکڈوہی میں اس عرصہ میں مقیم رہے۔

وہ آدمی جس نے دوسروں کو شفا دینے کا پیشہ اختیار کیا وہ خود کو شفا نہ دے سکا۔ اس کی غیر مطیع سپرٹ کو اس بیماری کے آگے سرِتسلیم خم کرنا پڑا جو اس کو قریباً دو سال سے دبوچے ہوئے تھی۔ اس کا شفا دینے کا ایمان اس کے فالج اور دوسری پیچیدہ امراض کے سامنے بالکل بے طاقت ثابت ہوا۔‘‘ (ترجمہ)

(2) رسالہ ’’انڈی پینڈنٹ‘‘(14؍مارچ 1907ء) نے لکھا۔

’’ڈوئی اپنی مذہبی اور مالی طاقت میں آنکھوں کو خیرہ کردینے والے کمال تک پہنچا مگر پھر یک لخت نیچے آگرا۔ اس حال میں اس کی بیوی، اس کا لڑکا، اس کا چرچ سب اس کو چھوڑ چکے تھے۔ اس نے اپنے مزعومہ پیغمبری مرتبہ کے لئے رنگارنگ کا ایسا لباس بنایا ہوا تھا جو یوسف یا ہارون نے کبھی نہ پہنا ہوگا...... شہر صیہون کے لئے اور اپنی ذاتی شان وشوکت کے لئے اس نے ان اموال کو جو اس کی تحویل میں دیئے گئے ناجائز طور پر استعمال کیا۔ ایسے آدمی سمجھتے ہیں کہ ان کے لئے ناجائز کام کرنا بھی مناسب ہے کیوں کہ ان کو یہ زعم ہوتا ہے کہ ان کا نظریہ اخلاق دنیا کے مسلمہ نظریات سے بہت بلند ہے۔‘‘

(3) امریکن اخبار ’’ٹروتھ سیکر‘‘(15؍جون 1907ء) نے ’’مرسلین کی جنگ‘‘ کے عنوان سے اداریہ لکھا۔

’’ڈوئی (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مفتریوں کا بادشاہ سمجھتا تھا۔ اس نے نہ صرف یہ پیش گوئی کی کہ اسلام صیہون کے ذریعہ سے تباہ کردیا جائے گا بلکہ وہ ہر روز یہ دعا بھی کیا کرتا تھا کہ ہلال (اسلامی نشان) جلد ازجلد نابود ہوجائے۔ جب اس کی خبر ہندوستانی مسیح کو پہنچی تو اس نے اس ایلیاء ثانی کو للکارا کہ وہ مقابلہ کو نکلے اور دعا کریں کہ ’’جو ہم میں سے جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔‘‘ قادیانی صاحب نے پیش گوئی کی کہ اگر ڈوئی نے اس چیلنج کو قبول کرلیا تو وہ میری آنکھوں کے سامنے بڑے دکھ اور ذلت کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کرجائے گا۔ اور اگر اس نے چیلنج کو قبول نہ کیا تو تب اس کا اختتام صرف کچھ توقف اختیار کرجائے گا۔ موت اس کو پھر بھی جلد پالے گی اور اس کے صیہون پر بھی تباہی آجائے گی۔ یہ ایک عظیم الشان پیش گوئی تھی کہ صیہون تباہ جائے اور ڈوئی (حضرت) احمد (علیہ السلام) کی زندگی میں مرجائے۔ ’’مسیح موعود‘‘ کے لئے یہ ایک خطرے کا قدم تھا کہ وہ لمبی زندگی کے امتحان میں اس ’’ایلیا ثانی‘‘ کو بلائیں۔ کیونکہ چیلنج کرنے والا ہر دو میں سے کم وبیش پندرہ سال زیادہ عمر رسیدہ تھا۔ ایک ایسے ملک میں جو پلیگ اور مذہبی دیوانوں کا گھر ہو۔ حالات اس کے مخالف تھے مگر آخر کار وہ جیت گیا۔‘‘

(4) ’’بوسٹن ہیرلڈ‘‘ نے اپنے سنڈے ایڈیشن (مورخہ 23؍جون 1907ء) کے ایک پورے صفحے میں اس پیش گوئی کی تفصیلات درج کیں اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پورے قد کا بڑا فوٹو بھی شائع کیا اور مندرجہ ذیل دوہرے عنوان کے ساتھ اپنے مضمون کو شروع کیا۔ ’’مرزا غلام احمد المسیح ایک عظیم الشان انسان ہے‘‘۔ ’’آپ نے پہلے ڈوئی کی حسرت ناک موت کی پیش گوئی کی اور اب طاعون طوفان اور زلازل کی خبر دیتے ہیں‘‘۔ ’’23؍اگست 1903ء کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے الیگزینڈر ڈوئی موسوم بہ ایلیا سوم کی موت کی پیش گوئی کی جو اس مارچ میں پوری ہوگئی۔‘‘

نیز لکھا۔

’’یہ ہندوستانی صاحب مشرقی دنیا میں کئی برس سے مشہور ہیں۔ آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ ہی وہ مسیح صادق ہیں جو آخری زمانہ میں آنے والا تھا۔ اور یہ کہ خداتعالیٰ نے آپ کو اپنی تائید سے نوازا ہے۔ امریکہ میں آپ کا تعارف 1903ء میں ہوا جب کہ آپ نے ڈوئی سے مقابلہ کیا...... آپ نے نہ صرف ڈوئی کی موت کی

پیش گوئی کی تھی بلکہ یہ بھی بتادیا تھا کہ وہ آپ کی زندگی میں مرے گا اور بڑی حسرت اور درد اور دکھ کے ساتھ مرے گا‘‘۔’’اس وقت ڈوئی 59 سال کا تھا اور یہ نبی 75 سال کا۔‘‘

’’ڈوئی ایسی حالت میں مرگیا کہ اس کے دوست اس کو چھوڑ چکے تھے اور اس کی جائداد تباہ ہوچکی تھی۔ اس کو فالج اور دیوانگی کا حملہ ہوا اور وہ ایسی حالت میں ایک دردناک موت مرا کہ اس کا صیحون اندرونی تفرقات سے پارہ پارہ ہوچکا تھا۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 246-250)

یہ وہی خنزیر تھا

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اس کی موت پر 17 اپریل 1907ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں اس عظیم الشان پیشگوئی کے ظہور اور ڈوئی کے مرنے کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے لکھا کہ:۔

پس میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔ اگر میں اُس کو مباہلہ کے لئے نہ بلاتا اور اگر میں اُس پر بد دعا نہ کرتا اور اس کی ہلاکت کی پیشگوئی شائع نہ کرتا تو اس کا مرنا اسلام کی حقیّت کے لئے کوئی دلیل نہ ٹھہرتا لیکن چونکہ میں نے صدہا اخباروں میں پہلے سے شائع کرا دیا تھا کہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگا میں مسیح موعود ہوں اور ڈوئی کذّاب ہے اور بار بار لکھا کہ اس پر یہ دلیل ہے کہ وہ میری زندگی میں ذلت اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگیا۔ اس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا کرتا ہے اور کیا ہوگا؟ اب وہی اس سے انکار کرے گا جو سچائی کا دشمن ہوگا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔‘‘

(حقیقۃ الوحی صفحہ نمبر 515، 516 روحانی خزائن جلد 22 ایڈیشن 2009ء)

مکرم محمد جاوید صاحب نے اس عنوان پر اپنا ایک مضمون لکھا اور جو الفضل ربوہ 9 مارچ 2000ء میں شائع ہوا۔ وہ لکھتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب ڈوئی کی اس گستاخی کی اطلاع ملی تو آپؑ نے اللہ کے حضور اس فیصلے میں کامیابی کے لئے زیادہ توجہ اور الحاح سے دعائیں شروع کر دیں۔

ڈوئی کی اخلاقی موت اس طرح ہوئی کہ کچھ ہی عرصہ بعد ایک شخص نے خود کو ڈوئی کے بیٹے کے طور پر پیش کر دیا۔ 25/ستمبر 1904ء کو ڈوئی نے اس کا انکار کیا۔ قریباً ایک سال بعد یکم اکتوبر 1905ء کو ڈوئی پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ 19/دسمبر کو دوسرا شدید حملہ ہوا اور وہ بیماری سے لاچار ہوکر صیحون سے ایک جزیرہ کی طرف چلا گیا۔ جونہی وہ صیحون سے نکلا تو مریدوں کو علم ہوا کہ وہ نہایت ناپاک، شرابی اور تمباکو نوش انسان تھا۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ اُس نے ایک لاکھ سے زائد روپیہ صیحون کی خوبصورت عورتوں کو بطور تحائف دیدیا تھا۔ ڈوئی ان الزامات سے اپنی بریت ثابت نہ کرسکا۔ آخر اپریل 1906ء میں اس کی کونسل کے نمائندوں نے ہی اُس کو برطرف کرکے والوا کو اپنا قائد منتخب کرلیا۔ ڈوئی نے عدالتوں کے ذریعہ صیحون اور روپے پر قبضہ حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ جب وہ واپس صیحون آیا تو کوئی شخص بھی اُس کے استقبال کو موجود نہ تھا۔ جسمانی حالت ایسی تھی کہ خود ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا تھا اور اُس کے حبشی غلام اُسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جاتے تھے۔ اسی حالت میں وہ دیوانہ ہوگیا اور 9/مارچ 1907ء کی صبح بڑی حسرت کے ساتھ دنیا سے کوچ کرگیا۔

اسی طرح الفضل 22 نومبر 2008ء میں ایک مضمون مکرم کریم ظفر ملک صاحب نے تحریر کیا جس میں یہ دلچسپ اور ایمان افروز بات بھی درج ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ 1972ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جب عالمی بینک میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے تو ایک دفعہ شکاگو تشریف لائے۔ خاکسار ان دنوں ILLINOIS سٹیٹ میں نیا نیا مقیم ہوا تھا اور بنک میں ملازم تھا۔ ایک دن محترم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب مرحوم کا فون آیا کہ حضرت میاں صاحب ZOIN آرہے ہیں۔

اُسی روز ڈاکٹر صاحب ہمیں ایک بڑے Nursing Home میں لے گئے۔ اور ایک کمرہ میں لے جاکر ایک بوڑھے امریکی سے پوچھا کہ کیا تمہیں ڈاکٹر ڈوئی کے بارہ میں کچھ یاد ہے۔ تو اس نے برملا کہا کیوں نہیں میں خود اس کا پیروکار تھا اور ZOIN کا ہی رہنے والا ہوں۔ وہ ہمارا مذہبی رہنما تھا اور بہت اثر و رسوخ والا اور مال دار انسان تھا اور ہزاروں اس کے مرید تھے۔ اسی اثنا میں دوسرے بستر والا شخص بھی ہماری گفتگو میں شامل ہوچکا تھا۔ پھر ڈاکٹر صاحب کے استفسار پر کہ آخر اس کا کیا ہوا؟ تو کہنے لگا کہ انڈیا کے کسی قصبے میں ایک شخص کے ساتھ اس کی خط و کتابت شروع ہوگئی تھی۔ اس نے مسیح ہونے کا دعویٰ بھی کیا تھا۔ پھر کافی دیر اُن میں خط و کتابت رہی اور اخبارات کی سرخیاں بھی بنتی رہیں۔ بالآخر ڈاکٹر ڈوئی بہت ہی بیچارگی اور رنج و غم کی حالت میں مرگیا۔

اُس امریکی نے سوال کیا کہ ہم کیوں اس سے یہ پوچھ رہے ہیں اور کیا ہم اس انڈیا والے مہدی کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔ تو خاکسار نے برملا حضرت صاحبزادہ صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا کہ ہاں یہ بزرگ انسان اُنہی کا پوتا ہے جنہوں نے ڈاکٹر ڈوئی کے اس طرح ہلاک ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ وہ امریکی تو جہاں حیران ہوا۔ مگر میری نظر جب حضرت میاں صاحب کے چہرے پر پڑی تو ان کا ایسا چہرہ خاکسار نے زندگی میں کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ ایک نور کا پیکر انکساری سے آنکھیں جھکی ہوئیں اور یقیناً خدا تعالیٰ کے اس نشان سے انتہائی متاثر اور ان کا چہرہ اس طرح دکھائی دیا کہ خود چہرے کا نور حضرت اقدس کی سچائی کی گواہی دے رہا ہو۔

ڈوئی کی موت کا ذکر شکاگو کے ٹریبیون اخبار نے یوں کیا تھا:’’ڈوئی کل صبح 7 بجکر 40 منٹ پر شیلو ہاؤس میں مرگیا اس کے خاندان کا کوئی فرد بھی موجود نہ تھا۔ یہ خود ساختہ پیغمبر بغیر کسی اعزاز کے اور بالکل کسمپرسی میں مرگیا‘‘۔

نشان فتح عظیم اور زائن جماعت

خدا تعالیٰ کے فضل سے حق کا بول بالا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عظیم الشان نشان حضرت مسیح موعودؑ کی دعاء مباہلہ کا ذریعہ ظاہر فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب آخری زمانے

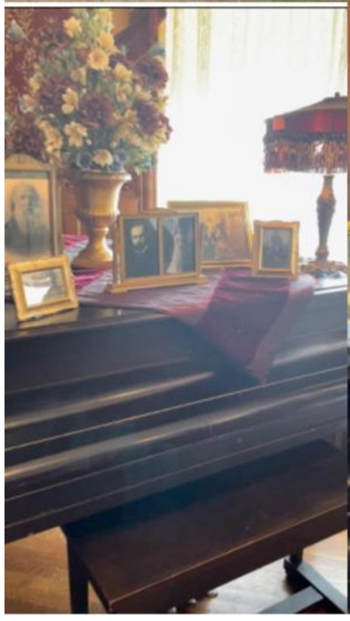

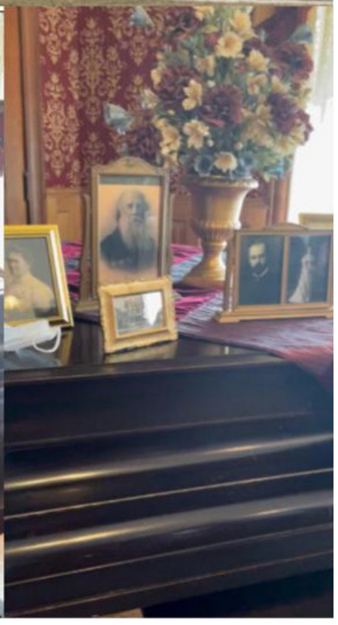

میں مسیح موعود اور امام مہدی آئیں گے تو حکم و عدل ہوں گے۔ ان کے ذریعہ صلیبی عقائد کو پاش پاش کر دیا جائے گا نیز خنزیر کو بھی وہ قتل کریں گے۔ اس حدیث کے صحیح مصداق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہیں جنہوں نے زائن میں ڈوئی کے ساتھ مباہلہ کرکے اس خنزیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مباہلہ کے ذریعہ ہلاک کرکے دکھایا۔ کیوں کہ یہ خبیث باطن ہمارے پیارے آقا سید الانبیاء کو گالیاں دیتا اور نَعُوْذُ بِاللّٰہِ جھوٹا سمجھتا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تبلیغ یہاں اس زائن میں پہنچی اور ڈوئی کی عبرتناک موت سے یہاں پر توحید باری تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند شان سے گاڑ دیا گیا اور اس کی آبیاری کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا فرمایا کہ امریکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مخلص اور فدائی جماعت قائم ہوگئی۔ خاکسار امریکہ میں کئی جماعتوں کی دن دگنی ترقی کا ذکر کرنے سے پہلے زائن کا ذکر کرتا ہے۔ اس کے بعد امریکہ کی ترقی کی طرف آؤں گا۔ ان شاء اللہ

کچھ زائن جماعت کے متعلق

1965ء تک یہاں جماعت نہ تھی۔ شاید ہی یہاں کوئی احمدی آیا گیا ہو۔ جس وقت امریکہ میں صرف چند ایک مبلغین ہی کام کر رہے تھے۔ یہاں پر سب سے پہلے مولوی شکر الٰہی صاحب تشریف لائے۔ آپ 1945ء سے امریکہ میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ 1964ء میں مولوی شکر الٰہی صاحب نے شکاگو میں خدمت سرانجام دی اس کے بعد آپ زائن میں متعین ہوئے۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب مرحوم ابن حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب خالد احمدیت یہاں آکر سیٹلڈ ہوگئے۔ آپ محترم فلاح الدین شمس صاحب نائب امیر امریکہ کے بڑے بھائی تھے۔ مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس پیشہ کے لحاظ سے ایک ڈاکٹر تھے۔ آپ نے ڈوئی کے ماننے والے کچھ بوڑھے لوگوں کا علاج بھی کیا

تھا۔ ڈاکٹر صلاح الدین صاحب کی فیملیز اور بھائیوں کے علاوہ زائن کے ارد گرد کچھ لوگ تھے جن کو ملا کر زائن کی جماعت بنی اور یہ سب زائن ہی میں اکٹھے ہو کر نمازیں پڑھتے اور میٹنگز کرتے تھے۔

محترم علی رضا صاحب اور ان کی اہلیہ ناصرہ رضا صاحبہ اس علاقہ کی مقامی احمدیوں میں ایسے ہیں جنہوں نے یہاں تبلیغ کی۔ اگرچہ یہ دونوں سینٹ لوئس سے تعلق رکھتے تھے۔ ہر دو یہاں کے ہی اپنی وفات تک ہو کر رہ گئے تھے۔محترم علی رضا صاحب نے 1947ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ ناصرہ رضا صاحبہ کی والدہ صاحب محترمہ طاہرہ رشیدہ صاحبہ سب سے زیادہ عمر پانے والی خاتون تھیں جو کہ 103سال تک زندہ رہیں۔ اس کے بعد تبلیغ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں احمدیت کی محبت پیدا کر دی اور سکول و کالج کے طلباء اور دیگر لوگ احمدیت میں داخل ہوئے جن میں سے کچھ کے نام درج ذیل ہیں۔

فضل عمر صاحب۔ احمد خالد صاحب۔ محمد رشید صاحب۔ بشیر محمود صاحب۔ صدیقہ محمود صاحبہ۔ عالیہ رشید صاحبہ۔عبدالحکیم صاحب۔ حمیدہ حکیم صاحبہ۔ ناصر حکیم صاحب۔حسن حکیم صاحب (صدر زائن رہے ہیں)۔ فضل کریم صاحب۔عبدالکریم صاحب (یہ شکاگو جماعت کے بڑے عرصہ تک صدر جماعت رہے ہیں) بشیر داؤد صاحب۔ مصطفیٰ عبداللہ صاحب۔ قدیرہ عطاء صاحبہ۔عزیز ڈار صاحب۔ ذکی ڈار صاحب۔ حافظ ڈار صاحب۔ فکیرہ احمد صاحبہ۔ امینہ حکیم صاحبہ۔ احمد نور الدین صاحب۔ احمد خالد صاحب اور محمد صادق صاحب۔ ان میں سے بعض احمدی احباب اپنی نمازوں، میٹنگز کے لئے احمدی گھروں میں اکٹھے ہوتے تھے۔ نمازیں بھی وہاں ہی جماعت کے ساتھ پڑھنے، تبلیغ کے پلان بھی بناتے اور اسی کے مطابق عمل ہوتا رہا۔ نماز جمعہ کے لئے احباب جماعت نے کرایہ پر جگہ حاصل کرنی شروع کی یہ ایک ہوٹل تھا اور گرانڈ ایونیو اور جے نی سی سٹریٹ پر واقع تھا۔ اب تو یہ ہوٹل وہاں نہیں رہا۔

زائن کی یہ جماعت واکیگن کی جماعت کہلاتی تھی۔ جو کہ آفیشل 1969ء میں بنی اور پھر اس میں عہدے داروں کا انتخاب مولوی شکر الٰہی صاحب نے کرایا۔فضل عمر صاحب اس جماعت کے پہلے صدر بنے۔ اور عالیہ رشید صاحبہ صدر لجنہ منتخب ہوئیں۔ اس کے بعد یہاں کی احمدیہ کمیونٹی نے ریلوے سٹیشن کے قریب ڈاؤن ٹاؤن میں ایک جگہ اپنی تبلیغی، تربیتی سرگرمیوں کے لئے چنی۔

وسکانسن کے ساؤتھ ایسٹرن علاقہ کا ایک شہر Racine (رےسن) میں 1979ء میں یہ جماعت اکٹھی ہوئی تھی۔ جو بعد میں زائن کی جماعت کہلائی۔ یہ یاد رہے کہ شروع شروع میں اس بڑے ملک امریکہ میں لوگ کوئی کہیں تو کوئی کہیں رہتا تھا۔ اور اب بھی ایسے ہی ہے لیکن اب جماعت بڑی ہوئی ہے۔ لیکن اس وقت کوئی ایک سٹیٹ میں تو دوسرا کسی اور سٹیٹ میں پھر جو نزدیکی شہر بنتا اس میں سب اکٹھے ہو جاتے تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور آہستہ آہستہ احمدیوں کی تعداد تبلیغ کے ذریعہ بڑھنے لگی اور شہروں میں لوکل طور پر جماعتیں قائم ہوئیں جب یہ سب لوگ رےسن (Racine) میں اکٹھے ہونے لگے تو یہاں پر مکرم ابوبکر صاحب پہلے صدر منتخب ہوئے۔ اس کے بعد دوسرے لوگ صدر بنے لیکن اس وقت بھی مکرم ابوبکر صاحب ہی زائن جماعت کے صدر ہیں۔ اور آپ کی اہلیہ سسٹر Dhiya Bakr۔ صدر لجنہ اماء اللہ یو ایس اے ہیں۔ ابوبکر صاحب کے بعد مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب صدر جماعت زائن منتخب ہوئے مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب کے گھر پر نمازیں اور میٹنگز ہوتی رہیں۔ 1983ء میں جماعت نے یہاں پر مشن ہاؤس کے لئے ایک عمارت خریدی۔ یہ جگہ 2103 Gabriel Ave پر واقع ہے۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی قیادت میں ایک بڑی جگہ خریدی ہے۔جس میں گذشتہ سال ایک بڑی مسجد کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اس وقت تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

(نوٹ: یہ بھی یاد رہے کہ مولوی شکر الٰہی صاحب جماعت سے خلافت ثالثہ میں الگ ہو گئے تھے۔)

جماعت احمدیہ امریکہ کی ترقی کی موجودہ صورت حال

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ دن رات خلافت کے زیر سایہ ترقی کرتی چلی جارہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اس وقت جماعت امریکہ کی ترقی کی مختصر سی جھلک پیش کرتا ہوں۔

1. تعداد جماعت۔ 64۔ نوٹ اس سے قبل جماعتوں کی تعداد 74 بیان کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جماعتیں کم ہوگئی ہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو بڑی شہروں کی جماعتوں میں مدغم کر دیا گیا ہے۔مثلاً لاس اینجلس، شکاگو، سان فرانسسکو، نیویارک، میری لینڈ، ورجینیا کی چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں میں شامل ہوگئی ہیں۔ اس لئے تعداد میں کمی ہے لیکن تعداد کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے تعداد بڑھی ہے۔ الحمد للہ۔
2. تعداد مساجد۔سن 2020ء تک مساجد کی تعدد 56 ہے۔
3. تعداد مشن ہاؤسز۔ 60۔اس میں 4 جگہیں کرایہ پر حاصل کی ہوئی ہیں۔
4. مبلغین کی تعداد۔ 2020ء تک 35 تھی۔ لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سے زیادہ ہو چکی ہے۔

زائن جماعت میں نئی مسجد ’’فتح عظیم‘‘ کا سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 10جولائی 2021ء کو زائن بینٹن ٹاؤن شپ ہائی سکول (Zion Benton Township High School) کے ایڈوٹوریم میں ایک عالی شان اور پروقار تقریب کا آغاز ہوا۔جس میں ہمارے نائیجیرین بھائی مکرم حافظ مبارک احمد صاحب کوکوئی نے پرسوز آواز میں تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد مکرم جنید لطیف صاحب نے تقریب کا تعارف کرایا۔ اور مکرم ابوبکر صاحب صدر جماعت زائن نے سب کو خوش آمدید کہا۔مکرم فلاح الدین شمس صاحب نائب امیر امریکہ نے اس موقعہ پر زائن مسجد کے بارے میں تفصیلات بیان کیں۔

مکرم انور محمود خان صاحب نے جو ہمارے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید ہیں نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیوں کا ذکر کیا ہے کہ یہ رقم کس طرح حاصل ہوئی اور احباب جماعت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اس کے بعد کانگرس کے ممبر جو الیناس سٹیٹ کے ڈسٹرکٹ 8 سے تعلق رکھتے ہیں نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور مسجد کی تعمیر پر جماعت کو

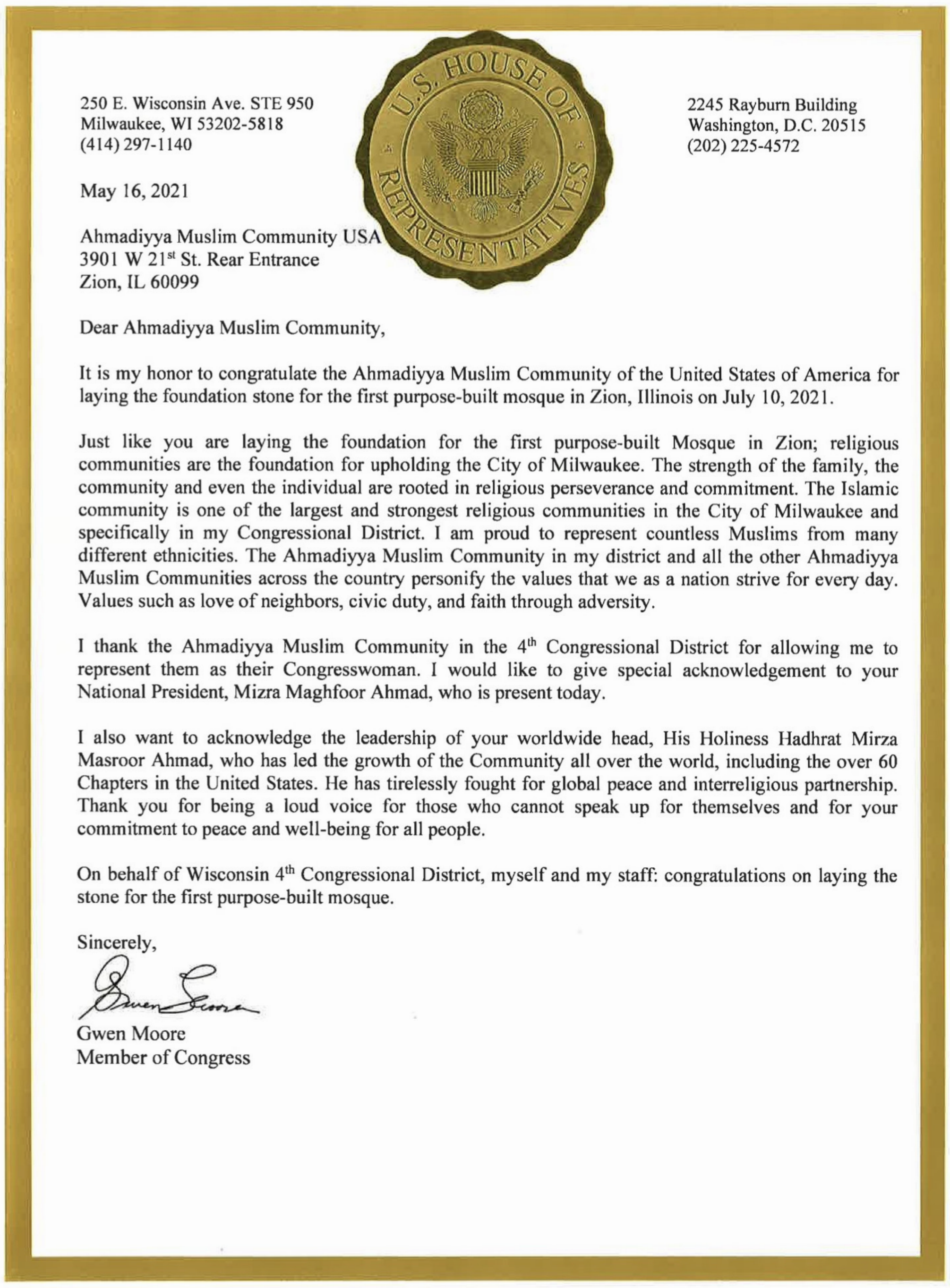

250 E. Wisconsin Ave. STE 950
Milwaukee, WI 53202-5818
(414) 297-1140

2245 Rayburn Building
Washington, D.C. 20515
(202) 225-4572

May 16, 2021

Ahmadiyya Muslim Community USA
3901 W 21st St. Rear Entrance
Zion, IL 60099

Dear Ahmadiyya Muslim Community,

It is my honor to congratulate the Ahmadiyya Muslim Community of the United States of America for laying the foundation stone for the first purpose-built mosque in Zion, Illinois on July 10, 2021.

Just like you are laying the foundation for the first purpose-built Mosque in Zion; religious communities are the foundation for upholding the City of Milwaukee. The strength of the family, the community and even the individual are rooted in religious perseverance and commitment. The Islamic community is one of the largest and strongest religious communities in the City of Milwaukee and specifically in my Congressional District. I am proud to represent countless Muslims from many different ethnicities. The Ahmadiyya Muslim Community in my district and all the other Ahmadiyya Muslim Communities across the country personify the values that we as a nation strive for every day. Values such as love of neighbors, civic duty, and faith through adversity.

I thank the Ahmadiyya Muslim Community in the 4th Congressional District for allowing me to represent them as their Congresswoman. I would like to give special acknowledgement to your National President, Mizra Maghfoor Ahmad, who is present today.

I also want to acknowledge the leadership of your worldwide head, His Holiness Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, who has led the growth of the Community all over the world, including the over 60 Chapters in the United States. He has tirelessly fought for global peace and interreligious partnership. Thank you for being a loud voice for those who cannot speak up for themselves and for your commitment to peace and well-being for all people.

On behalf of Wisconsin 4th Congressional District, myself and my staff: congratulations on laying the stone for the first purpose-built mosque.

Sincerely,

Gwen Moore
Member of Congress

مبارک باد دی۔ اس کے بعد زائن کے میئر نے تقریر کی۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخی خدمات کو سراہا اور خصوصاً زائن کے حوالہ سے مسجد کی تعمیر کو سراہا۔ ان کے بعد Mr.Joyce Mason اور پولیس کے انچارج لیک کونٹی الیناس نے تقاریر کیں۔

اس موقعہ پر ممبر آف کانگرس Ms Gwen Moore کا پیغام خط کی صورت میں مکرم جنید لطیف صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اور پھر سب سے آخر میں مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے تقریر فرمائی۔ سب کا اس خوشی اور بابرکت تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ اور اسلام میں مسجد کی اہمیت کو بیان کیا۔ یہاں پر ممبر آف کانگرس مس گی ون مور کے خط کا ترجمہ دیا جارہا ہے۔

اس موقعہ پر ممبر آف کانگرس مس گیون مُور (Gwen Moore) نے اپنے پیغام میں کہا۔

”یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ میں امریکہ کی احمدیہ مسلم کمیونٹی کو 10 جولائی 2021ء کو زائن الینوائے میں پہلی بامقصد مسجد کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد رکھنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ جس طرح آپ نے صیحون میں پہلی بامقصد مسجد کی تعمیر کی بنیاد رکھی بالکل اسی طرح مذہبی کمیونٹیز، شہر ملواکی کو برقرار رکھنے کی ہی بنیاد ہیں۔ کسی بھی خاندان، کمیونٹی اور یہاں تک کہ فرد کی مضبوطی کی جڑ مذہبی استقامت اور عزم میں ہی پیوست ہیں۔ یہ اسلامی کمیونٹی، ملواکی شہر کی سب سے بڑی اور مضبوط ترین مذہبی برادریوں میں سے ایک ہے۔ خاص طور پر میرے کانگریشنل ڈسٹرکٹ میں مجھے مختلف قوموں کے بہت سے مسلمانوں کی نمائندگی کرنے پر فخر ہے۔ میرے ضلع کی احمدیہ مسلم کمیونٹی اور ملک بھر کی باقی تمام احمدیہ مسلم جماعتیں ان اقدار کی عکاسی کرتی ہیں جن کے لئے ہم بحیثیت قوم ہر روز کوشش کرتے ہیں۔ جیسے پڑوسیوں سے محبت، شہری کے فرائض، اور مصیبت میں مضبوط ایمان۔

میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے اپنے چوتھے کانگریگیشنل ووَمن ہونے کے طور پر نمائندگی کا موقع دیا۔ میں خاص طور پر آپ کے نیشنل امیر مرزا مغفور احمد کو بھی سراہنا چاہوں گی۔ جو ہم میں آج موجود ہیں۔ میں آپ کے عالمی سربراہ مرزا مسرور احمد صاحب کی قیادت کو بھی خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ جنہوں نے اس ملک کی 60 سے زائد جماعتوں سمیت پوری دنیا میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کی ترقی کی قیادت کی ہے۔ انہوں نے عالمی امن اور بین المذاہب شراکت داری کے لئے انتھک جدوجہد کی ہے۔ ان تمام لوگوں کے لئے اونچی آواز بننے کے لئے انتھک جدوجہد کی ہے۔ ان لوگوں کے لئے اونچی آواز بننے کے لئے آپ کا شکریہ جو اپنے لئے اور تمام لوگوں کے امن اور بہبود کے لئے نہیں بول سکتے۔

وسکانسن 4th کانگریشنل ڈسٹرکٹ کی جانب سے میں اور میرا عملہ پہلی بامقصد تعمیر شدہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

گیون مُور
ممبر آف کانگرس

مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ناگی کولمبس سے اپنے ایک مضمون میں رقمطراز ہیں جو الحکم کی اشاعت میں ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی مباہلے کی دعا کے نتیجے میں ڈاکٹر ڈوئی 1907ء میں ایک اذیت ناک بیماری میں مبتلا ہو کر اُنسٹھ برس کی عمر میں ہلاک ہوا۔ سچائی کا بول بالا ہوا۔ ایوننگ امریکن شکاگو (Evening American Chicago) نے 9 مارچ 1907ء کی اشاعت میں ڈاکٹر ڈوئی کی کہانی کے خلاصہ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں قلم بند کیا:۔

فتح عظیم اور المناک ناکامی نے ڈاکٹر ڈوئی کی زندگی کو داغدار کیا۔ اس نے چند بڑے کام انجام دیئے لیکن اس کے برعکس بدنامی کا باعث بننے والے کام اچھے کاموں سے کئی گنا زیادہ تھے۔ اس نے ایک عقیدہ روشناس کرایا لیکن ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس نے ایک شہر بسایا اور وہ اسی شہر سے دربدر کیا گیا۔ اس نے لاکھوں ڈالرز کی جائیدادیں بنائیں لیکن وہ شخص غربت کے اندھیروں میں ڈوب گیا۔ طاقت کے نشہ نے جو وقت اسے بخشی اسی نے ہی اسے خوار کیا۔ اس کے مریدوں کی تعداد ہزاروں میں تھی لیکن جب وہ لقمہ اجل بنا تو سوائے چند وفاداروں کے سب اسے چھوڑ گئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے اب اسلام کی تبلیغ اور ترقی کے لئے زائن شہر میں ایک عالیشان کمپلیکس تعمیر کر رہے ہیں۔ اس جگہ پر ایک مسجد تعمیر ہوگی جس کا نام ”مسجد فتح اسلام“ رکھا گیا ہے۔ اس کمپلیکس کے سنگ بنیاد کی تقریب مورخہ 10 جولائی 2021ء تک پائے تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ یہ منصوبہ 8 ایکڑ اراضی پر مشتمل ہے۔ اور لیوز ایونیو (Lewis Avenue) اور ستائیس سٹریٹ (27th Street) پر واقع ہے۔ اس منصوبے کی لاگت کا تخمینہ 50 لاکھ ڈالر لگایا گیا ہے۔ عمارت کا ڈیزائن جدید اور روایتی طرزِ تعمیر کا شاہکار ہوگا جو عمارتیں تعمیر ہوں گی۔ ان کا رقبہ تقریباً 13000 مربع فٹ ہوگا۔ مرکزی جگہ پر نماز کے لے ایک بڑا ہال اور کمیونٹی روم (Community Room) بنے گا جبکہ باورچی خانہ تہ خانے میں بنے گا۔ اسلامی طرز کا ایک مینار اس کمپلیکس کی شان کو دوبالا کر دے گا۔ تمام عمارتیں تین ایکڑ رقبہ پر محیط ہوں گی جبکہ بقیہ سات ایکڑ اراضی دوسرے کاموں کے لئے استعمال ہوگی۔ کافی بڑا حصہ گرین ایریا (Green Area) ہوگا۔ اس کے علاوہ اس کمپلیکس کا ایک ضروری جزو ایک دوسرے ہال کی تعمیر ہے۔ جس میں تاریخی نوعیت کی دستاویز اور تصاویر کا اہتمام کیا جائے گا۔ یہ قیمتی نوادرات امریکی تاریخ احمدیت کو اجاگر کریں گے۔

سنگِ بنیاد کی تقریب زائن بینٹن ٹاؤن شپ سکول (Zion Benton Township School) میں منعقد ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کے سرکردہ عہدیدار، کانگرس کے چند شرکاء، کاونٹی (County) کے مقتدر اربابِ اختیار اور مقامی قانون نافذ کرنے والے احباب خاص طور پر مدعو کئے گئے تھے۔

زائن شہر کے میئر بلی میکینی (Billy McKinney) نے تقریب کے آغاز میں سپاس نامہ پیش کیا۔ امیر جماعت احمدیہ امریکہ مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اس تقریب کے روحِ رواں اور کلیدی مقرر تھے انہوں نے اپنی تقریر میں کہا:۔

”اسلام میں مسجد کا مقام صرف خدا کے گھر کا ہی نہیں جہاں مسلمان باجماعت عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں بلکہ یہ جگہ امن و سلامتی اور اسلامی اخوت کے لئے مخصوص ہے۔ یہ مسجد احمدیہ جماعت زائن کو ایک خدائے واحد کی پرستش کی ذمہ داری اور اس کی مخلوق کی دیکھ بھال یاد دلاتی رہے گی۔“

ظہرانے کے بعد کئی مہمانوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد احباب نے کمپلکس اور مسجد کی بنیادوں میں اینٹیں رکھیں۔ تقریب کے آخر میں احمدیہ مسلم کمیونٹی زائن کے صدر مکرم ابو بکر نے اپنی ٹیم کے احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے انتھک محنت سے اس منصوبے کے لئے دن رات کام کیا۔

مسجد کا نام مسجد فتح عظیم

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام ”مسجد فتح عظیم“ عطا فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اس خوشی اور بابرکت موقعہ پر تمام جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ 10 جولائی 2021ء کو جو تقریب ہوئی اس سارے پروگرام کا انعقاد ہمارے نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ مکرم امجد محمود خان صاحب اور ان کی ٹیم کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

اس تقریب کے بعد مکرم امیر صاحب صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب تمام احباب کی معیت میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کی جگہ کی جگہ پر تشریف لے گئے۔ اور سنگ بنیاد رکھا۔ امید ہے یہ مسجد اس سال کے پہلے چوتھائی حصہ میں ان شاء اللہ مکمل ہو گی۔ اور ہم انتظار کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کا خود افتتاح فرمائیں گے۔ آمین

اس تقریب میں خاکسار کو بھی شامل ہونے کی سعادت ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

زائن سے متعلق معلومات اور فوٹوز مکرم ناصر الدین شمس صاحب ابن مکرم ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب مرحوم جو حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کے پوتے ہیں نے مہیا فرمائیں۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا۔

خاکسار دوبارہ یہ بات دہرانا چاہتا ہے کہ لوگوں کو اندازہ ہی نہیں کہ ڈوئی کتنا مشہور، امیر اور طاقتور انسان تھا۔ پوری دنیا اس کو جانتی تھی اور سیاستدان بھی اس کی تائید کرتے تھے۔ وہ ایک ایسا بافراست انسان تھا جس پر مذہبی حکومت کو قائم کرنے کے لئے اعتماد کیا جاتا تھا۔ وہ پرانے عہد نامہ کے قوانین کا سخت پیروکار تھا۔ اس نے اپنے نمائندگان کو سور کا گوشت کھانے، شراب نوشی اور تمباکو نوشی کرنے سے سخت منع کر رکھا تھا اس کو یہ بھی لگتا تھا کہ تمام بیماریاں روحانی علاج سے ٹھیک ہوسکتی ہیں اور وہ ان کے لئے میڈیکل کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

اپنے نقطہ نگاہ سے جب اس نے زائن شہر کی منصوبہ بندی کی تو اس نے زمین کا ایک بڑا پلاٹ خریدا جو مشی گن جھیل پر تھا اور دو بڑے شہروں (شکاگو اور ملواکی) کے درمیان میں تھا اور ٹرین اسٹیشن اس سے آدھے راستے پر واقع تھا۔ اس نے شہر کو یونین جیک برطانیہ کے جھنڈے کی طرف پر وضع کیا اور اس نے گرجا گھر کو بالکل مرکز میں رکھا جہاں دونوں صلیبیں ملتی تھیں اور ہر گلی کا نام بائبل سے رکھا۔ یعنی اس شہر کو مسیح کی دوسری آمد کے استقبال کے لئے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ ڈوئی کو یقین تھا کہ وقت قریب ہے اور یہ پیشگوئی اس نے 1902ء میں کی تھی کہ یہ 25 سال کے اندر اندر ہوگا۔ شائد اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ خود کو ایلیا کہتا تھا جو آخری دنوں میں مسیحا کے ظاہر ہونے کا راستہ ہموار کرے گا۔ ہاں اس شخص نے غرور و تکبر سے مسیح محمدی کے بارے میں کہا تھا۔

”ہندوستان کا ایک بے وقوف محمدی مسیح مجھے بار بار لکھتا ہے کہ یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو کیوں اس شخص کو جواب نہیں دیتا۔ مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کو جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 509)

پس یہ وہی مسیح محمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہے کہ جس کی دعا سے یہ شخص نابود اور ذلت کی موت سے مرا۔ اور اس طرح توحید باری تعالیٰ، اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند ہو کر ایک ”فتح عظیم“ کا نشان بن گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

مدثر ظفر

سنگاپور

کچرے سے بجلی بنانے والا ملک

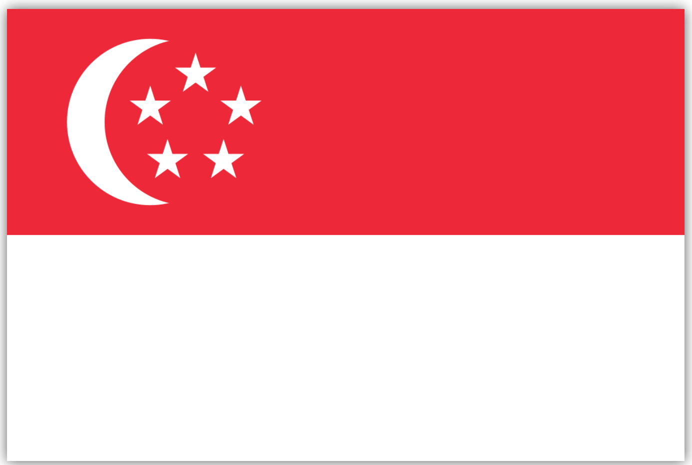

سنگاپور 683 مربع کلومیٹر پر محیط ایک چھوٹا سا خوبصورت ملک ہے جس کی آبادی صرف 60 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔1965ء میں ملائیشیا سے علیحدہ ہونے کے بعد اس چھوٹے سے ملک نے ترقی کی حیرت انگیز منازل طے کی ہیں۔اس وقت سنگاپور کا شمار ترقی یافتہ اور صاف ستھرے ملکوں میں ہوتا ہے۔ ملائیشیا سے علیحدگی کے بعد یہاں بے روزگاری اور شہریوں کے لیے ناکافی رہائشی سہولیات جیسے مسائل کا سامنا تھا۔ 70 کی دہائی میں سنگاپور کو جدید خطوط پر استوار کرنا شروع کیا گیا۔صنعت کو فروغ دیا گیا لوگوں کے لیے گھر بنائے گئے اور تعلیم پر بہت زیادہ سرمایہ کاری کی گئی۔تعلیم کو اپنی ترجیحات میں شامل کرنے کے ثمرات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے حامل ممالک کی درجہ بندی میں سنگاپور کا نمبر چھٹا ہے۔اور کاروبار کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنے میں سنگاپور دنیا کے تمام ممالک میں سرفہرست ہے۔سنگاپور کا شمار دنیا کے تیسرے کرپشن فری ملک میں ہوتا ہے۔مستقبل کے لیے پیش بندی کرنے والے ممالک کی فہرست میں سنگاپور کا نمبر چوتھا ہے۔یہ دنیا کا پانچوں محفوظ ترین ملک ہے۔اس کے علاوہ سنگاپور کی وجہ شہرت یہاں صفائی ستھرائی کا عمدہ نظام ہے جس کی بدولت یہاں کے گھر،عوامی و سرکاری عمارتیں،سڑکیں،بس اسٹاپ سے لے کر پارک اور گلیوں سمیت ہر چیز کوڑے کرکٹ سے بالکل پاک ہے۔صفائی کے اس معیار کا یہ مطلب نہیں کہ یہاں کچرا بالکل پیدا نہیں ہوتا۔یہاں بھی کچرا پیدا ہوتا ہے مگر سنگاپور نے کچرے کو ٹھکانے لگانے کا قابل تقلید حل اختیار کر رکھا ہے۔

دنیا بھر میں ہر سال دو بلین ٹن سے زیادہ کچرا پیدا ہوتا ہے۔یہ کچرا اتنا زیادہ ہے کہ اس سے 8 لاکھ اولمپک سائز کے سوئمنگ پول بھرے جا سکتے ہیں۔اس سارے کچرے کا ایک تہائی حصہ کھلے عام پھینک دیا جاتا ہے یا جلا دیا جاتا ہے جس سے بہت زیادہ آلودگی پیدا ہوتی ہے اور بے شمار بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔کچرے کی پیداوار میں اضافہ یوں ہی جاری رہا تو اگلے چند سالوں میں کچرے کی سالانہ پیداوار دو بلین ٹن سے بڑھ کر ساڑھے تین بلین ٹن تک پہنچ جائے گی۔کئی ترقی یافتہ ممالک میں کچرے کو ری سائیکل کر کے کارآمد بنایا جاتا ہے۔ان ممالک میں سے سنگاپور ایک ایسا ملک ہے جو کچرے سے بجلی بناتا ہے۔یہاں کچرا جمع کرنے کا ایک منظم نظام موجود ہے جس کے تحت ملک بھر سے بڑی عمدگی کے ساتھ کچرا جمع کیا جاتا ہے۔کچرا جمع کرنے کے بعد بجلی بنانے والا پلانٹ تک پہنچایا جاتا ہے جہاں کچرے کو محفوظ طریقے سے جلایا جاتا ہے۔اس پلانٹ کے اندر مسلسل آگ دہکائی جاتی ہے۔آگ کا درجہ حرارت 1000 ڈگری سیلسیس تک ہوتا ہے جو ہر چیز کو جلا کر راکھ بنا دیتا ہے جس کچرا جلانے سے آلودگی پیدا نہیں ہوتی۔جب ہم پلاسٹک سے بنی اشیاء جلاتے ہیں تو ان سے زہریلا دھواں خارج ہوتا ہے۔لیکن بجلی بنانے والے پلانٹ میں کچرا جلانے سے پیدا ہونے والے دھوئیں کو بھی فلٹر کیا جاتا ہے۔

اس پراسس میں دھواں نا صرف فلٹر ہوتا ہے کہ بلکہ فلٹر ہونے کے بعد خارج ہونے والی ہوا سنگاپور کی فضاء میں موجود ہوا سے بھی زیادہ صاف ہوتی ہے۔فلٹر شدہ ہوا کو فضاء میں چھوڑنے کے لیے پلانٹ کے اوپر بڑی بڑی چمنیاں لگائی گئی ہیں جن سے فلٹر شدہ صاف ہوا ہر وقت فضاء میں شامل ہوتی رہتی ہے۔سنگاپور کے روزانہ پیدا ہونے والے کچرے کا 90 فیصد حصہ چند گھنٹوں میں بالکل ختم ہو جاتا ہے۔کچرے کا باقی 10 فیصد راکھ کی صورت میں تبدیل ہوجاتا ہے۔یہ راکھ بھی دھوئیں کی مانند زہریلی ہوتی ہے۔اس راکھ کو ٹرکوں میں بھر کے مصنوعی جزیرے میں پھینک دیا جاتا ہے جس کا پانی سمندری پانی سے نہیں ملتا۔یہ راکھ زیر آب رہتی ہے اور کسی قسم کی آلودگی کا باعث نہیں بنتی۔یہ سارا پراسس اتنا صاف ستھرا ہے کہ اس سے جزیرے کے ہر بھرے جنگلوں اور جزیرے کے پانیوں میں سمندری حیات سمیت کسی کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔جہاں ایک پلاسٹک بیگ کو قدرتی طور پر ختم ہونے میں 500 سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے وہیں سنگاپور میں یہ پلاسٹک بیگ ایک دن میں جل کر بجلی پیدا کرنے کے بعد راکھ میں تبدیل ہو کر مصنوعی جزیرے میں زیر آب پہنچ چکا ہوتا ہے۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آج کی دعا

رَبِّ اِجۡزِ مِنَّا ھٰذَا الرَّسُوۡلَ الۡکَرِیۡمَ خَیۡرَ مَا تَجۡزِیۡ اَحَدًا مِّنَ الۡوَرٰی۔ وَتَوَفَّنَا فِیۡ زُمۡرَتِہٖ وَاحۡشُرۡنَا فِیۡ اُمَّتِہٖ وَاسۡقِنَا مِنۡ عَیۡنِہٖ وَاجۡعَلۡھَا لَنَا السُّقۡیَا وَاجۡعَلۡہُ لَنَا الشَّفِیۡعَ الۡمُشَفَّعَ فِی الۡاُوۡلٰی وَالۡاُخۡرٰی۔ رَبِّ فَتَقَبَّلۡ مِنَّا ھٰذَا الدُّعَآءَ وَاٰوِنَا فِیۡ ھٰذَا الذُّرٰی

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلدنمبر 5 صفحہ 365-366)

ترجمہ: اے میرے رب! اس معزز رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے وہ بہترین جزا عطا فرما جو مخلوق میں سے کسی کو دی جا سکتی ہے اور ہم کو اس کے گروہ میں سے ہوتے ہوئے وفات دے اور ہم کو اس کی امت میں سے ہوتے ہوئے قیامت کے دن اُٹھا اور ہم کو اس کے چشمے سے پلا۔ اور اس چشمے کو ہمارے لئے سیرابی کا ذریعہ بنا دے اور اُسے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہمارے لئے شفاعت کرنے والا اور جس کی شفاعت قبول کی جائے، بنا دے۔ اے ہمارے رب! ہماری یہ دعا قبول فرما اور ہم کو اس پناہ گاہ میں جگہ دے۔

یہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعودؑ بانی سلسلہ احمدیہ کی شفاعت کے تعلق سے دعا ہے۔

ہمارے بہت پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کے تعلق سے بعض دعائیں پیش کرتا ہوں جو آئینہ کمالاتِ اسلام میں درج ہیں۔ آپ فرماتے ہیں (مندرجہ بالا دعا)

(خطبہ جمعہ 6 مئی 2011ء)

مرسلہ: مریم رحمن

فقہی کارنر

آمین کی تقریب پر تحدیث نعمت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بچوں کی آمین کی تقریب پر اپنے دوستوں کی خصوصی دعوت کی اور اس موقعہ کے لئے نظم بھی لکھی۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

مَیں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر لا انتہا فضل اور انعام ہیں ان کی تحدیث مجھ پر فرض ہے پس میں جب کوئی کام کرتا ہوں تو میری غرض اور نیت اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوتی ہے ایسا ہی اس آمین کی تقریب پر بھی ہوا ہے یہ لڑکے چونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک نشان ہیں اور ہر ایک ان میں سے خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کا زندہ نمونہ ہیں اس لئے میں اللہ تعالیٰ کے ان نشانوں کی قدر کرنی اپنا فرض سمجھتا ہوں کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور قرآن کریم کی حقانیت اور خود خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت ہیں اس وقت جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھ لیا تو مجھے کہا گیا کہ اس تقریب پر چند دعائیہ شعر جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا شکریہ بھی ہو لکھ دوں میں نے جیسا کہ ابھی کہا ہے اصلاح کی فکر میں رہتا ہوں میں نے اس تقریب کو بہت ہی مبارک سمجھا اور میں نے مناسب جانا کہ اس طرح تبلیغ کر دوں۔

(الحکم 10۔ اپریل 1903ء صفحہ 2)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ یوکے)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

مقام و مرتبہ

جب کسی شخص سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے تو میں اس کے بارے میں غور کرتا ہوں۔ اگر اس کا مرتبہ مجھ سے بڑا ہے تو اس کی بڑائی میرے جواب دینے میں مانع ہوتی ہے۔ اگر وہ میرا ہم مرتبہ ہے تو میں اس پر مہربانی کرتا ہوں اسے جواب نہیں دیتا۔ اگر وہ مجھ سے کم مرتبہ ہے تو میں اس سے مقابلہ کرنا اپنی توہین سمجھتا ہوں۔

مرسلہ: محمد عمر تماپوری، انڈیا

09مارچ2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:19	18:28
مدینہ منورہ	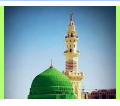	05:19	18:28
قادیان		05:26	18:32
ربوہ		05:06	18:12
اسلام آباد ٹلفورڈ	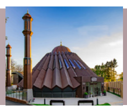	05:01	17:57